

رحمتِ بیکران

مُحَمَّدٌ

رَوْفٌ

بَثِيرٌ

شَفِيعٌ

عَلَى سَلَامٍ
صَلَّى اللهُ

نَذِيرٌ

قَاسِمٌ

نُورٌ

أَمِيرٌ

مَعْلُومٌ

حاجی رحمت علی رحمت



رحمتِ پیکران



حاجی رحمت علی رحمت

درود شریف ہزارہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةِ
أَلْفٍ مَرَّةٍ ۝



رحمتِ پیکران



حاجی رحمت علی رحمت



ادب خیمہ ۱۹۲۔ ای، پی آئی اے کالونی۔ لاہور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب	:	رحمت بیکراں
شاعر	:	حاجی رحمت علی رحمت
ناشر	:	محمد شہزاد عابد لندن
پریش	:	خادم پرنٹنگ پریس چیئر جی روڈ لاہور
پروف ریڈنگ	:	قمر حجازی
کمپوزنگ	:	سٹائل گرافکس، ڈی بلاک، اوکاڑا
سرورق	:	غلام مصطفیٰ مغل، ۱۴/۲ ایل۔ اوکاڑا
کمپوزر	:	اظہ محمد (اوکاڑا)
اشاعت اول	:	جنوری ۲۰۰۲ء
تعداد	:	۵۰۰
ہدیہ	:	روپے
بیرون ملک	:	۵ پونڈ

تقسیم کنندگان

(۱) عاکف بک ڈپو، گول چوک۔ اوکاڑا، فون: ۵۲۳۷۶۹، ۵۲۳۷۸۷

(۲) اشرف بک ڈپو، گول چوک۔ اوکاڑا، فون: ۵۲۳۳۸۲

(۳) مکان نمبر ۱۲۳، گلی نمبر ۷، فیض آباد، اوکاڑا، فون: ۵۱۴۸۵۵

(۴) محمد شہزاد عابد (لندن)

ادارہ پنجابی لکھاریاں جیاموسی لاہور فون ۷۹۲۰۹۲۹



انتساب

اپنی پیاری والدہ مرحومہ کے نام جن کی
وفات کے ناقابل فراموش لمحے نے
مجھے شاعر بنا دیا۔





ذات ہے رحمتِ بیکران آپ ﷺ کی
شان کیسے کروں میں بیاں آپ ﷺ کی



حسن ترتیب



صفحہ			
۱۲		تعارف ایک نظر میں	☆
۱۴	حاجی رحمت علی رحمت	مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں	☆
صفحہ آخر	اقبال صلاح الدین	فلیپ	☆
۲۴	ابوالاعجاز حفیظ صدیقی	تقریظ	☆
۲۶	اخلاق حیدر آبادی	ایک خوش آئند آواز	☆
۲۸	سید ریاض حسین زیدی	رحم یکراں - ایک تند مکر مجموعہ نعت	☆
۳۰	اجمل جنڈیالوی	رحمت یکراں برائے ایک نظر	☆
۳۰	غلام مصطفیٰ آغصا	مرحوم عشق و عقیدت	☆
۳۳	عبدالرحمن انجم	گلابائے عقیدت کی خوشبو	☆
۳۴	ملک غلام فرید شوکت	نعتیہ قطعات	☆
۳۶	قمر حجازی	مہکتے گلاب	☆

آئینہ نعت

۳۹	۱- یاسر و زخیر الامم ہم پر بھی ہوں نظر کرم
۴۱	۲- تیری عالی شان رسول عربیؐ
۴۳	۳- کرم مکنا و شاہ حرمؐ
۴۷	۴- مدنی میرا آقا ہے
۴۹	۵- خدا کے ہیں پیارے وہ آقا ہمارے

- ۵۲ -۶ بہشتوں کو سجایا جا رہا ہے
- ۵۳ -۷ میرا پیار حوالہ تم ہو
- ۵۶ -۸ بلغ العلیٰ بکمالہ
- ۵۹ -۹ کملی والے ہمارے گھر آئے
- ۶۱ -۱۰ مدینے کا سفر ہے اور میں ہوں
- ۶۳ -۱۱ جا کر ان کا گھر دیکھیں گے
- ۶۵ -۱۲ مدینے کی فضا ہے اور میں ہوں
- ۶۷ -۱۳ سر بازار بک جاتے ہیں شرمایا نہیں کرتے
- ۶۹ -۱۴ مدینے کو جانے کو جی چاہتا ہے
- ۷۱ -۱۵ سمایا ہے دل میں خیال محمدؐ
- ۷۳ -۱۶ مدینے کا جب بھی نگر دیکھتے ہیں
- ۷۵ -۱۷ ہے میخانوں میں میخانہ تو میخانہ محمدؐ کا
- ۷۷ -۱۸ جمال مصطفیٰؐ محشر میں سو سو بار دیکھیں گے
- ۷۹ -۱۹ محمدؐ نہ ہوتے جہاں بھی نہ ہوتا
- ۸۱ -۲۰ لکھ رہا ہوں نعت میں بھی احمد مختار کی
- ۸۳ -۲۱ ٹھنڈی ٹھنڈی ہو امدینے میں
- ۸۵ -۲۲ محمدؐ کا پیارا نگر سامنے ہے
- ۸۷ -۲۳ جو نعتوں کی محفل پیا کر رہے ہیں

- ۸۹ -۲۴ عجب رنگ رکھتی ہے شانِ مدینہ
- ۹۱ -۲۵ نہ جنت نہ حوریں، نہ زرمائے ہیں
- ۹۳ -۲۶ غلاموں پہ ان کا کرم دیکھتے ہیں
- ۹۵ -۲۷ سب سے اعلیٰ ہے تیری شانِ مدینے والے
- ۹۷ -۲۸ ہراک سے سوا ہے محمدؐ محمدؐ
- ۹۹ -۲۹ زباں پر محمدؐ کا نام آ گیا ہے
- ۱۰۱ -۳۰ ہراک دل میں ہے احترامِ محمدؐ
- ۱۰۳ -۳۱ سامنے جب بھی مدینہ آ گیا
- ۱۰۵ -۳۲ مرے دل میں ہے آرزوئے محمدؐ
- ۱۰۷ -۳۳ نگاہوں میں جمالِ مصطفیٰ ہے
- ۱۰۹ -۳۴ ملی رہنمائی محمدؐ کے صدقے
- ۱۱۱ -۳۵ مجھے کیسی شہرت عطا ہو گئی ہے
- ۱۱۳ -۳۶ نظر ان کا مجھ کو دیا آ گیا ہے
- ۱۱۵ -۳۷ محبت کی پیاری ادا بن کے آئے
- ۱۱۷ -۳۸ دیکھ کر ان کا در اور کیا چاہئے
- ۱۱۹ -۳۹ پارکشتی وہ لگانے آ گئے
- ۱۲۱ -۴۰ ہے خواہش یہی تاجدارِ مدینہ
- ۱۲۳ -۴۱ میں تعریف شاہِ اممؐ لکھ رہا ہوں

- ۱۲۵ -۴۲ - دل کشا گفتگو مدینے کی
- ۱۲۷ -۴۳ - خدا شاہد ہے دنیا فیض پاتی ہے مدینے میں
- ۱۲۹ -۴۴ - نہیں دنیا میں کوئی بھی ہمازایا حبیب اللہ
- ۱۳۱ -۴۵ - بڑی دل ربا ہے محمدؐ کی بستی
- ۱۳۳ -۴۶ - نبیوں کا سلطان مدینے
- ۱۳۵ -۴۷ - میں آؤں آپ کے در پر دوبارہ یا رسول اللہؐ
- ۱۳۸ -۴۸ - درخشاں درخشاں حرم ہو گیا
- ۱۴۰ -۴۹ - محمدؐ مالک کون و مکاں ہیں
- ۱۴۲ -۵۰ - پھر چلی ہے بات وصف یار کی
- ۱۴۴ -۵۱ - محمد مصطفیٰؐ آئے حبیب کبریا آئے
- ۱۴۶ -۵۲ - خیال ان کا مرے پیش نظر ہے
- ۱۴۸ -۵۳ - مدینے میں کرم کے ماہ پارے دیکھ آئے ہیں
- ۱۵۰ -۵۴ - پیام حق سنایا ہے محمدؐ نے
- ۱۵۲ -۵۵ - میرے رہبر جناب مصطفیٰؐ ہیں۔
- ۱۵۴ -۵۶ - کرم کی اک فضا ہے اور میں ہوں
- ۱۵۶ -۵۷ - نبی کی یاد کا دل میں اجالا ہی اجالا ہے
- ۱۵۸ -۵۸ - ذات ہے رحمت پکراں آپ کی

- ۱۶۱ - ۵۹۔ غریبوں کی حاجت روا کرنے والا
- ۱۶۳ - ۶۰۔ خدا سے حبیبِ خدا مانتے ہیں
- ۱۶۵ ☆ شاخوان رسول ﷺ مولانا عبدالنواب صدیقی
- ۱۶۶ ☆ تقریب مفتی احمد یار خاں رضوی
- ۱۶۷ ☆ عاشق رسول ﷺ صاحبزادہ محمد فضل الرحمن قادری
- ۱۶۸ ☆ مآثراتِ اکبر شاعر اہل سنت مولانا محمد موسیٰ کلیم
- ۱۶۹ ☆ مولانا محمد رمضان نوری
- ۱۷۴ ☆ نشانِ منزل۔ ”رحمت بیکراں“ مولانا محمد منشاء تائبش قصوری



تعارف ایک نظر میں

نام	:	حاجی رحمت علی
تخلص	:	رحمت
والد کا نام	:	حاجی جمال الدین
تاریخ پیدائش	:	۱۵۔ مئی ۱۹۴۷ء
مقام پیدائش	:	شہر شاہ کوٹ ضلع جالندھر (انڈیا)
ذات	:	راجپوت طور
شاعری میں استاد	:	قمر حجازی
رکنیت	:	پاکستان رائٹرز گلڈ پنجاب ادب قبیلہ۔ اوکاڑا

- (۱) صدر انجمن خدام اولیاء اوکاڑا
- (۲) سابقہ نائب صدر جماعت اہلسنت ضلع اوکاڑا
- (۳) جنرل سیکرٹری انجمن ضیائے مصطفیٰ (رجسٹرڈ) اوکاڑا
- (۴) بنیادی رکن جمعیت العلماء پاکستان



بیعت! حافظ والحاج جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 نبیرہ امیر ملت حافظ والحاج پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 نقشبندی مجددی محدث علی پوری، علی پور سیداں شریف (ناروال)

مطبوعہ کتب : (۱) رحمت بیکراں! اردو نعتیہ کلام!

غیر مطبوعہ کتب : (۲) پنجابی نعتیہ کلام

(۳) نعتیہ کلیاں (پنجابی ماہیے)

(۴) مناقب بزرگان اسلام

برائے رابطہ : حاجی رحمت علی

مکان نمبر ۱۲۳، گلی نمبر ۷، فیض آباد۔ اوکاڑا

فون: ۵۱۴۸۵۵-۰۴۴۲



مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں

ہمارے آباؤ اجداد شہر شاہ کوٹ تحصیل نکودر ضلع جالندھر (انڈیا) میں آباد تھے۔ 15 مئی 1947ء کو ایک متوسط گھرانے میں میری پیدائش ہوئی۔ میں اپنے گھرانے کا سب سے چھوٹا فرد تھا۔ تین ماہ بعد قیام پاکستان کا عمل ظہور میں آیا۔ میرا خاندان والدین اور پانچ بہنوں پر مشتمل تھا۔ انڈیا سے ہجرت کر کے ہم پہلے منٹگمری موجودہ ساہی وال میں آباد ہوئے۔ چند روز بعد ہم نے اوکاڑا چھڑا منڈی میں سکونت اختیار کی۔ دو سال بعد ہم غلہ منڈی اوکاڑا میں رہنے لگے۔ میری عمر پانچ سال ہوئی تو مجھے تعلیم کے لئے جالندھر اسلامیہ پرائمری سکول اوکاڑا میں داخل کروا دیا گیا۔ پرائمری کا امتحان میں نے امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ دوسری کلاس میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے ماسٹر عبدالحق لودھی نے ہمیں نماز یاد کروائی اور نماز پڑھنے کی بھی سخت تاکید کی۔ الحمد للہ اس وقت سے لے کر آج تک نماز ترک نہیں کی۔ دورانِ تعلیم ہمارے سکول میں بروز جمعہ ایک پیریڈ بزمِ ادب کا ہوتا تھا۔ اس پیریڈ میں تقریری مقابلے اور بیت بازی کا مقابلہ بھی ہوتا تھا۔ میں اس مقابلے میں اکثر حصہ لیتا۔ 1958ء کے پورے سکول کے شعری مقابلے میں مجھے اول انعام ملا جو میرے لئے باعثِ اعزاز ہے۔

1959ء میں جالندھر اسلامیہ ہائی سکول اوکاڑا میں داخلہ لیا۔

1964ء میں میٹرک کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔ میٹرک کے بعد والد

صاحب کے ساتھ کاروبار میں مشغول ہو گیا۔ ستمبر 1965ء کی پاک بھارت

جنگ میں بڑھ چڑھ کر رفاہی کاموں میں حصہ لیا۔ 23 فروری 1966ء کو والدہ

محترمہ کا انتقال ہوا۔ والدہ مرحومہ کی یاد میں پہلی نظم گیارہ اشعار پر مشتمل لکھی۔

اس کے بعد کسی کی ایک مشہور نعت سے متاثر ہو کر جس کا پہلا شعر اس طرح تھا۔

چھاگئے ابر کرم لِلّٰہِ اب کر دو کرم

پانچ اشعار پر مشتمل پہلی مرتبہ نعت تحریر کی اس کا پہلا شعر

یا سرور خیر الامم ہم پر بھی ہو نظر کرم

سب کے نبی ہیں آپ ہی اور آپ کی امت ہیں ہم

آخری شعر

رحمت کی ہے بس یہ دعا ہم پر کرم ہو اے خدا

ہاں ہاں سہارا چاہئے تیرا کہ ہیں مخلوق ہم

چونکہ مجھے بچپن ہی سے بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کا شوق

تھا اسلئے بندہ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ تقریباً 150 سے زائد زیارت گاہوں پر

جا کر کئی مرتبہ حاضری دی۔ ان میں سے چند ایک بزرگوں کا میں تذکرہ کرنا اپنے

لئے باعث سعادت تصور کروں گا۔

حضرت پیرسید جماعت علی شاہ محدث علی پوری۔ علی پورسیداں شریف (نارووال)

حضرت پیرسید اختر حسین شاہ علی پورسیداں شریف نارووال

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی چورہ شریف اٹک

حضرت خواجہ نور محمد چوراہی چورہ شریف اٹک

حضرت خواجہ عثمان مروندی شہباز قلندر۔ سہون شریف سندھ

حضرت سلطان العارفين سلطان محمد باہو۔ گڑھ مہاراجہ جھنگ

حضرت بادشاہان مرشد سلطان باہو خوشاب

حضرت عبداللطیف بری امام تور پور شاہاں اسلام آباد

حضرت پیرسید مہر علی شاہ گولڑہ شریف

حضرت زندہ پیر گھمکول شریف کوہاٹ

حضرت شاہ صاحب زیارت گاہ شلو ازان پاراچنار

حضرت بابا سریائی خانقاہ شریف بہاولپور

حضرت سلطان باہو کے والدین شورکوٹ

حضرت غوث بہاؤ الحق زکریا ملتان

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہور

حضرت سید محمد عبداللہ عرف بلھے شاہ قصور

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر پاکستان شریف

حضرت خواجہ محمد حفیظ اللہ بڑیلہ شریف

گجرات

حضرت مخدوم جلال الدین بخاری

اوج شریف

حضرت خواجہ محمد عمر قادری

گوجرانوالہ

حضرت پیر شاہ قلندر

کھڑی شریف، آزاد کشمیر

میاں محمد بخش سیف الملوک والے

کھڑی شریف، آزاد کشمیر

حضرت میاں شیر محمد

شرقی پور شریف

حضرت میاں غلام اللہ ثانی

شرقی پور شریف

حضرت سید محمد اسمعیل شاہ بخاری

حضرت کرمانوالہ

حضرت میاں رحمت علی

گھنگ شریف

حضرت خواجہ عبدالصمد حصاروی

رینالہ خورد

حضرت سائیں قطب پاک

سندھیالیانوالی (پیر محل)

حضرت سائیں شیر پاک

فتح پور شریف

حضرت شاہ محمد مقیم

حجرہ شاہ مقیم

حضرت بہاول شیر قلندر

حجرہ شاہ مقیم

حضرت سید گل بادشاہ

سدرہ شریف (ذیرہ اسماعیل خاں)

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی

سیال شریف (سرگودھا)

حضرت خواجہ عبدالحکیم

عبدالحکیم تلمبہ

ملتان	حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ
چشتیاں	حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ
ساہو کا بورے والا	حضرت حاجی شیر دیوانؒ
کمیر (عارفوالا)	حضرت خواجہ محمد پناہؒ
منڈکی گس پشاور	حضرت خواجہ محمد سیف الرحمن سیفیؒ
لاہور	حضرت بی بی پاک دامنؒ
لاہور	حضرت میاں میر قادریؒ
سیالکوٹ	حضرت امام علی الحقؒ
اوکاڑا	حضرت شیخ القرآن مولانا غلام علیؒ اوکاڑوی

۱۷ فروری ۱۹۶۷ء کو میری شادی ہو گئی اور میں کاروبار زندگی میں مصروف ہو گیا۔ ۱۹۷۱ء میں والد محترم حج پر گئے۔ یکم اگست ۱۹۷۶ء میں ان کے انتقال کے بعد کاروبار اور گھریلو ذمہ داریاں میرے کاندھوں پر آ پڑیں۔ اس ذمہ داری کو میں نے دن رات سخت محنت اور حوصلہ مندی سے نبھایا۔ ۱۹۷۸ء میں دربار عالیہ امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ حاضر ہو کر حضرت صاحب کے پوتے جوہر ملت پیر سید حافظ اختر حسین شاہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

جماعتیہ میں داخل ہوا۔ مرشدِ کامل کے فیضانِ نظر اور دعا کے صدقے ۱۸، اکتوبر ۱۹۷۹ء کو حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہوا اور اسی دن سے دارِ علمی شریف کی سنت پر عمل پیرا ہوا۔ ۱۹۸۰ء کو مرشدِ پاک سید اختر حسین شاہ کا وصال ہوا۔ زیارتِ حرمین کے بعد مذہبی اور دینی پروگراموں میں کافی دلچسپی رہی۔ ریڈیو پر پڑھی گئی ایک نعت نے نعت خواں بنا دیا۔ قدرت کی طرف سے عطا کردہ دل کش آواز کے پیش نظر اکثر لوگ میری اذان اور نعت کی آواز کو پہچان کر میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ قرآنِ پاک پڑھنے کی سعادت حضرت مولانا حکیم محمد یوسف امرتسریؒ سے حاصل کی۔ سورۃ البقرہ کا ترجمہ مولانا محمد علم الدین فرید کوٹی سابقہ خطیب جامع مسجد غلہ منڈی اوکاڑا سے پڑھا۔ دنیائے اسلام کی نامور دینی شخصیت حضرت علامہ مولانا شیخ القرآن غلام علی اوکاڑویؒ بانی و پرنسپل جامعہ حنفیہ اشرف المدارس سے کافی رابطہ رہا۔ ان کے مزار پر منعقدہ محفل میلاد میں پڑھی گئی ایک نعت

بگڑی بناؤ مکی مدنی
در پہ بلاؤ مکی مدنی

سے متاثر ہو کر یہ شعر میرے دل سے نکلے

نیناں چھم چھم برسے ہیں
 دید کو اکھیاں ترسے ہیں
 جلوہ دکھاؤ شاہِ حرم
 اپنا بناؤ شاہِ حرم

یہ اشعار میں نے حضرت مولانا محمد رمضان نوری امام و خطیب جامعہ مسجد مدینہ ماسٹر پارک اوکاڑا کو سنائے۔ انہوں نے میری حوصلہ افزائی فرما کر مزید اشعار لکھنے پر زور دیا۔

بتاریخ 7 دسمبر 2001ء 21 رمضان المبارک اعتکاف کے دوران

گیارہ اشعار پر مشتمل پہلی باقاعدہ نعت تحریر کی۔

جس کا پہلا شعر:

کرم کماؤ شاہِ حرم
 اپنا بناؤ شاہِ حرم
 اور آخری شعر:

آپ سے نسبت رحمت کی
 دل میں تمنا چاہت کی

پہلی پنجابی نعت آٹھ اشعار پر مشتمل بتاریخ 29 دسمبر 2001ء کو تحریر کی

جس کا پہلا شعر:

کرم ہووے مدینے میں وی آواں یا رسول اللہؐ
کراں میں رات دن ایہو دعاواں یا رسول اللہؐ

اور آخری شعر:

تھاؤا ذکر کرنا ہے فقط مقصد حیاتی دا
کدی رحمت دیاں ہوون نگاہواں یا رسول اللہؐ

نعت خوانی میں میرا کوئی استاد نہ تھا جس کی کمی میں نے شدت سے محسوس کی۔ نعت گوئی میں استاد حاصل کرنے کے لئے میں نے ”درداؤلے“ کے مصنف جناب محمد صدیق ثانی سے مشورہ کیا۔ انہوں نے میرا کلام پڑھ کر جناب قمر حجازی کی خدمات حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔ استاذ محترم سے پہلی ملاقات ہوئی تو انہوں نے میرا کلام پڑھ کر میری حوصلہ افزائی اور رہنمائی فرمائی۔ اس طرح میں شاعر بنا۔ استاد محترم کی محنت شاقہ اور نگاہ خاص کے صدقے بندہ نعتیہ کلام لکھنے کے قابل ہوا۔ سرکار مدینہ کی نظر کرم کے صدقے بندہ کا نعتیہ کلام محفل میلاد اور جمعہ کے وعظ میں اکثر پڑھا جانے لگا۔ سرکار مدینہ کی نظر عنایت

کے صدقے پہلا اردو نعتیہ کلام رحمت بیکراں کتابی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ سب کچھ میں اپنے استاد محترم جناب قمر حجازی کے نام کرتا ہوں ورنہ کون جانتا رحمت گمنام کو۔

میں آخر میں دنیائے ادب کے بے تاج بادشاہ، بہت سی کتابوں کے عظیم مصنف، پاکستان کے مانے ہوئے عظیم ادیب، محقق، نقاد، شاعر اور ملک کے کئی نامور شعرا کے استاد میری مراد قابل صد احترام جناب اقبال صلاح الدین کی ذات گرامی سے ہے، کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر بندہ کے کلام کی اصلاح بھی کی، اپنے قیمتی اور مفید مشوروں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ میری حوصلہ افزائی فرما کر میری پہلی باقاعدہ نعتیہ کلام کی کتاب رحمت بیکراں کا فلیپ بھی تحریر فرمایا۔ اس کے ساتھ پروفیسر ابوالاعجاز حفیظ صدیقی صاحب کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے مسودہ کی نوک پلک سنواری اور ان احباب کا بھی تہہ دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی آراء سے نوازا۔ میں دل کی گہرائیوں سے اپنی پیاری بیٹی طاہرہ کلثوم اور بیٹے محمد شہزاد عابد آف انگلینڈ کا بے حد ممنون ہوں جن کی مالی معاونت سے میرا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔

11287

تحدیثِ نعمت کے طور پر یہ ذکر کر رہا ہوں کہ میرے لئے یہ بات قابلِ
 صد افتخار و اعزاز اور خیر و برکت کا باعث ہے کہ میرا یہ تمام اُعتیہ کلامِ عمرہ پر جانے
 والے دوست مولانا محمد رمضان نوری نے مدینہ منورہ کی حاضری کے موقع پر
 بارگاہِ رسالت ﷺ میں نہایت ہی عقیدت و احترام سے پڑھا۔ جس کیلئے میں
 خدا کے حضور سجدہ شکر ادا کرتا ہوں۔ الحمد للہ رب العلمین۔

فقط

حاجی رحمت علی رحمت

رکن پاکستان رائٹرز گلڈ پنجاب

۱۰ مارچ ۲۰۰۳ء

مکان نمبر ۱۲۳، گلی نمبر ۷، فیض آباد، اوکاڑا

فون: ۵۱۴۸۵۵-۰۴۴۲



تقریظ

نعت گوئی ایک مشکل کام ہے۔ پیر مرعلی شاہ گولڑوی کا یہ عجز سخن اب
ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر چکا ہے،

کتھے مرعلی کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیں کتھے جاڑیاں

غالب کا اعتراف بھی سن لیجئے:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم

کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

عرفی کو بھی نعت گوئی کی مشکلات اور اپنی بے بضاعتی کا احساس ہے:

عرفی شتاب این رہ نعت است نہ صحر است

آہستہ کہ رہ بر دم تیغ است قدم را

لیکن اپنی تمام تر اشکال کے باوجود نعت گوئی جاری ہے۔ کیونکہ اس کا

موضوع ابدی ہے۔

جب تک دنیا میں سرور کونین کے نام لیوا موجود ہیں، نعت گوئی بھی

جاری رہے گی۔

حاجی رحمت علی رحمت نعت خواں تھے۔ اب نعت گو شاعر کی حیثیت

سے سامنے آئے ہیں۔

رحمت بیکراں ان کی اردو نعتوں کا مجموعہ ہے۔ میں نے مسودہ دیکھا،
 ماشاء اللہ عشق رسولؐ کے سیدھے سادے اور سچے جذبات پوری بے ساختگی
 اور روانی کے ساتھ نظم ہوئے ہیں۔

عشق رسولؐ میں ڈوبے ہوئے اور اشتیاق دید میں تڑپتے ہوئے
 مصرعے یہاں وہاں اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ امید التفات اور آرزوئے
 شفاعت کے مضامین بھی حاجی صاحب نے بڑی خوبی سے نظم کئے ہیں۔ بعض
 نعتوں میں غضب کی روانی ہے، یہ ان کا پہلا مجموعہ کلام ہے، ہم ان کے دوسرے
 مجموعے کے منتظر رہیں گے۔

پروفیسر ابوالاعجاز حفیظ صدیقی

سابقہ صدر شعبہ اردو

گورنمنٹ ڈگری کالج۔ اوکاڑا

۳۰ جولائی ۲۰۰۳ء



حاجی رحمت علی رحمت۔۔ ایک خوش آئند آواز

رحمت علی رحمت کا زیر نظر اولین نعتیہ مجموعہ کلام ”رحمت بیکراں“ اردو شاعری میں ایک خوش آئند اضافہ ہے۔ رحمت علی رحمت کی شاعری کے مطالعے سے پہلے تاثر یہ قائم ہوا کہ وہ ابھی تک اہم اور بنیادی خیالات کے والا اور شیدا ہیں۔ انھوں نے شاعری کو نفسیاتی الجھنوں کے تزکیہ نفس Catharsis کے طور پر نہیں لیا۔ بلکہ رحمت علی رحمت کی شاعری کا سب سے اہم وصف یہ ہے کہ ان کی شاعری خود ان کے سوزِ یقینی کی آئینہ دار ہے۔ میں جوں جوں ان کے مجموعہ کلام ”رحمت بیکراں“ کا مطالعہ کرتا چلا گیا مجھے توں توں حیرت و استعجاب سے دوچار ہونا پڑا۔ یہ نعتیہ شاعری ایک ایسے درد مند فرد کی روئیداد کرب ہے جس سے نہ صرف جوانی کے دور سے اس جہان خراب کی اصلاح کی بلکہ اس کی یکسر تبدیلی کے خواب بھی دیکھے تھے۔ وہ اپنے خوابوں پر اس قدر یقین رکھتا تھا جس قدر خوابوں کی نتیجہ خیز معنویت پر وہ آہستہ آہستہ اپنے خوابوں پر خود ہی عاشق ہوتے چلے گئے۔ اور اس افتاد طبع کا اسیر و حساس شاعر ذرا سی نغزشِ ذہن سے غیر حقیقت پسند بھی ہو سکتا ہے۔ رحمت علی رحمت اس ”جال“ سے صاف نکل گئے رحمت علی رحمت کی نعتیہ شاعری اپنے عکس میں محو ہو جانے کی بجائے آئینہ گر سے آنکھیں دوچار کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

سچا راستہ اور زخم کھا کے چلنا کفایت لفظی کے ساتھ زیادہ خوبصورت
 نعتیں رحمت علی رحمت نے کہی ہیں۔ ”رحمت بیکراں“ کو نعت کی دنیا میں پنہاں
 اچنبھوں کیلئے بے ساختہ شعری پیکروں تک بہتر رسائی حاصل ہے۔ اور شاید یہی
 ان کی مخصوص دنیا ہے۔ محبت سے، عقیدت سے، ادب سے، عشق نبی ﷺ میں
 ڈوب کر نعتیں کہنا دنیا کی زندگی تو بنے ہی گی انشاء اللہ آخرت بھی سنور جائے گی۔
 اتنا اچھا نعتیہ مجموعہ ”رحمت بیکراں“ کیلئے میں حاجی رحمت علی رحمت کو مبارکباد
 پیش کرتا ہوں اور یہ امید بھی کرتا ہوں کہ وہ اس جیسا ایک اور نعتیہ مجموعہ کلام ادب
 کی جھولی میں ڈالیں گے۔

اخلاق حیدرآبادی

DRL شعبہ ہندی گورنمنٹ کالج

فیصل آباد

۱۴ اکتوبر، ۲۰۰۳ء



رحمت بیکراں۔۔۔ ایک قندِ مکرر مجموعہ نعت

نعت گوئی سنتِ الہی ہے، فرشتوں کا معمول حیات ہے اور تمام مومنوں کا فرض اولین کہ خدا انھیں اپنے پسندیدہ فعل کی پیروی کی دعوت دیتا ہے۔ ذکر خیر الوراء سے جسم و جاں میں حرارتیں دوڑنے لگتی ہیں اور افکار و تجلیات میں چاندنیاں اترنے لگتی ہیں۔ لہذا جس نے، جس طرح اور جس لب و لہجہ میں اوصافِ رسول ﷺ بیان کئے، وہ ربّ دو جہاں کو پیارا لگتا ہے۔ علماء ادباء اور فصحاء نے بہترین ادبی پیراؤں اور خوبصورت بلاغتوں میں نعتِ رسول ﷺ کو سمویا ہے اور کہنے کا حق ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ عقیدت مند شعراء نے حسن بیان کا بہ تمام و کمال مظاہرہ کر کے ادبیاتِ نعت کے جواہر پارے پیش کئے ہیں۔ ان میں تخلیقی و طبعزاد حسن پارے آنکھوں کو بھاتے اور انشراحِ صدر کا باعث بنتے ہیں۔ کچھ متبدی نعت گو حضرات نے اعلیٰ نعتیہ اشعار کو پیش نظر رکھا اور ان کے معانی و مطالب کی تقلید اپنے شعری اسلوب میں منتقل کر ڈالی۔ بعض حضرات کو مشہور زمانہ نعتیہ اشعار کی زلفوں کی دلکش درو بست اور موسیقی اس قدر پسند آئی کہ ان کے قلم نے اس کی خوشہ چینی خوب سے خوب تر کہنے کی سعی جمیلہ کی۔ حاجی رحمت علی رحمت کا شمار موخر الذکر نعت گو حضرات میں ہوتا ہے، آپ نے ایک مدت تک نعت خوانی کا حق ادا کیا۔ لہذا معروف نعت گو شعراء کے اشعار ان کے رُگ و ریشہ میں ایسے اترے کہ جب انھیں نعت گوئی کے لمحات پیش بہا میسر آئے تو مشہور زمانہ نعتوں کا اسلوب، بحر، لفظوں کی سجاوٹ اور

مطالب و معافی نادانستہ اور غیر شعوری انداز میں ان کے اشعارِ نعت میں ڈھلتے گئے۔ حاجی رحمت علی رحمت کا نعتیہ مجموعہ ”رحمت بیکراں“ کھوئے ہوؤں کی جستجو اور خوبصورت کمی ہوئی نعتوں کی دلکش صدائے بازگشت ہے۔ مجھے ان کا تقلیدی انداز اس لحاظ سے اچھا لگا ہے کہ آپ نے بڑوں کی نیکیوں اور عظمتوں کو ان کے نقشِ قدم (بلکہ نقشِ اسلوب) پر چلتے ہوئے اپنی دلی نفاستوں اور فکری بلاغتوں کے ساتھ پیش کر دیا ہے اور یوں قنبدِ مکرر کا بہر طور مرتبہ پالیا ہے۔ مجھے ”رحمت بیکراں“ ایسی شعری روداد دکھائی دیتی ہے جس کی ہر آواز دہرا کر رحمت علی رحمت محفوظ و مسرور ہو رہے ہیں اور نعت کے قاری کو بھی ”قنبدِ مکرر“ کی شیرینیوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کا آئندہ نعتیہ مجموعہ پختہ تر ہوگا اور انہوں نے ”رحمت بیکراں“ کے اعادہ آمیز اشعار کی کامیاب پیش کش سے ”طبعِ آزاد“ نعت گوئی کا سراغ ضرور پالیا ہوگا جس کے لئے ہم چشمِ براہ ہیں۔

پروفیسر سید ریاض حسین زیدی

قومی سیرت ایوارڈ یافتہ

صدر ادب سرائے ساہیوال

۹۔ اکتوبر، ۲۰۰۳ء

۱۵۔ وائی، طارق بن زیاد کالونی

ساہیوال



رحمت بیکراں پر ایک نظر

سخنوروں میں جو نعت رسول مکتا ہے وہ ایسے شخص کا خود انتخاب کرتے ہیں (اجمل)

شاعری اب اس دور میں عام ہوتی جا رہی ہے۔ شاعری پہلے پابند ہوا کرتی تھی مگر اب شاعری مادر پدر آزاد ہو چکی ہے۔ تخیلات خواہ کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں میں ذاتی طور پر آزاد شاعری کو دل کی گہرائیوں سے ناپسند کرتا ہوں۔ اگر کچھ لکھنا ہی ہے تو ان اچھے خیالات کو ایک کہانی انثر کی صورت میں سپرد قلم کرنا زیادہ بہتر ہے ہو سکتا ہے میرے ان جملوں سے صاحبان فن چراغ پا ہوں مگر یہ میرا ذاتی خیال ہے اور ہر شخص کچھ نہ کچھ لکھنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

مشق سخن کیلئے غزل کہنا شاعری کی ابتداء میں اشد ضروری ہوتا ہے۔ مگر جب شاعر کو پتا چل جائے اور باہرین فن اس پر اچھی آراء لکھتے ہوں تو پھر نعت کی طرف اگر شاعر متوجہ ہو جائے تو وہ اپنے کہی ہوئی نعت کے ایک ایک لفظ کو درود شریف سمجھ لے۔ یہ فن یعنی نعت گوئی بہت مشکل کام ہے یہ فن شاعری کا پل صراط ہے۔

زیر نظر کتابِ رحمتِ بیکراں جو حاجی رحمت علی صاحب رحمت نے
منصفہ شہود پر لانے کی سعی فرمائی اس میں عشقِ حبیبِ خدا ہر ایک سطر میں نظر
آیا۔ اس کلامِ بلاغتِ نظام میں بے حد عمدہ اعلیٰ وارفع مضامین نعت شامل ہیں۔
وہ دن دور نہیں کہ رحمت صاحب پر اللہ پاک بفضل رحمت دو عالم مزید رحمتیں
نازل فرمائے گا۔

خدا نور ہے، قرآن نور ہے، لہذا نور نے نور کو سراپا نور پر قرآن اتارا

جس بھی نعت گو کا اس جملہ نوریں پر ایمانِ مکمل ہو وہ جو نعت کہے گا اس
میں کچھ اور ہی مزا ہوگا۔ غالب کے اس شعر کو اگر کوئی صاحبِ فن اپنے دل میں
محفوظ کر لے اس کا دین دنیا دونوں سنور گئے۔

☆ غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشیتم کان ذاتِ پاک مرتبہ دان محمد است

(غالب)

☆ در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است آبروئے ماز نامِ مصطفیٰ است

(اقبال)

☆ تعلق ہے مرا اہل نظر کے اس قبیلے سے خدا کو جس نے پہچانا محمد کے وسیلے سے

(قتیل شفاوی)

☆ مجھ کو جمال سید کونین کی قسم اسفل تھا میں حضور ﷺ نے اجمل بنا دیا
(اجمل جنڈیالوی)

لہذا غلام غلامانِ محمد ﷺ جب تک ایک نعت گو خود کہ نہ سمجھے نہ تو وہ
انسان ہے اور نہ مسلمان ہو سکتا ہے۔ نعت گوئی تو بہت دور کی بات ہے ذاتِ
باری اپنے حبیب کے تصدق شاعر کی امیدیں بر لائے اور موصوف ایک اچھے
نعت گو بن جائیں۔

اجمل جنڈیالوی نقشبندی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ محمدیہ شیروانیہ،
۲۰ ستمبر ۲۰۰۳ء

جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ

مرقع عشق و عقیدت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ رب العلمین کے پیارے محبوب، نبی آخر الزماں، رحمۃ اللعلمین حضرت
محمد ﷺ کی ذات بابرکات پر، عشق رسول ﷺ میں مدحت سرائی سیف ذوالفقار پر چلنے
کے مترادف ہے کہ عشق و محبت میں زیادتی ہو گئی تو شرک، عقیدت میں ذرہ بھر کی رہ گئی تو
گستاخی کا خوف۔

حاجی رحمت علی رحمت نے ”رحمت بیکراں“ کی صورت میں جس عشق و محبت اور
عقیدت و احترام سے اس مدحت رسول ﷺ کو بخوبی و احسن طریقے سے بیان کیا ہے اس
کی نظیر نہیں۔ باقی فنکارانہ کاوش اگر سرور کائنات کی چوکھٹ تک پہنچ جائے تو یہ اس کی
معراج ہے۔ مجھے فخر ہے کہ ”رحمت بیکراں“ کا سرورق بنانے کا شرف مجھے حاصل ہوا ہے
اور یہ سعادت عشق رسول ﷺ ہی کی دین ہے۔

غلام مصطفیٰ مغل (اوکاڑا)

۲۶ اکتوبر، ۲۰۰۳ء

گلمائے نعت کی خوشبو

قحط الرجال کے اس دور میں شعر گوئی کوئی معمولی بات نہیں! اور پھر سونے پہ سہاگہ یہ کہ ختم المرتبت کے حضور ہدیہ نعت پیش کرنا! تاریخ میں سینکڑوں ایسے لوگ موجود ہیں جو کہ شاعر ہونے کے باوجود نعت کا ایک مصرع کہنے سے بھی قاصر رہے، ”ایں سعادت بزور بازو نیست“ یقیناً عقیدت و محبت کے بغیر نعت لکھنا تو دور کی بات، اس کا تصور بھی ناممکن ہے! حاجی رحمت علی نے ”رحمت بکراں“ لکھ کر نہ صرف حضور ﷺ کے مدح سراؤں میں اپنا نام لکھوا لیا ہے بلکہ رحمت خداوندی حاصل کرنے میں بھی کامیاب و کامران دکھائی دیتے ہیں! ”رحمت بکراں“ حاجی رحمت علی کی اولین شعری کاوش ہے، اس کے پیش نظر میں امید کرتا ہوں کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے کلام میں مزید بہتری اور فنی پختگی آتی چلی جائیگی! ان کے اشعار میں جذبہ زبان و بیاں برابر دکھائی دیتے ہیں! ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں، جب ان کا کلام آسمان شعر و ادب پر آفتاب بن کر چمکے گا! اللہ تعالیٰ حاجی رحمت علی کو اپنی رحمت بکراں سے نوازے، جنھوں نے گلمائے نعت کی خوشبو اوڑھ کر راہ منزل کو معطر کر لیا ہے!

حافظ عبدالرحمن انجم

۹/۱۰/۲۰۰۳

نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال



نعتیہ قطعات



کس طرح عظمتِ مصطفیٰ ہو بیاں
 وہ ہے آقا ہمارا شہِ دو جہاں
 ذکر جس نے کیا با وضو کیا آپؐ کا
 پا گیا ہے وہی ”رحمت بکراں“



جہاں کی شاہی سے بھی فزوں ہے ملے گدائی جو مصطفیٰؐ کی
 اسی کو منصب عطا ہوا ہے خدا سے جس نے یہی دعا کی
 رقم کی رحمت علی نے صفت و ثنائے احمدؐ ہے اس طرح سے
 برس پڑے گی ہر ایک قاری پہ ”رحمت بکراں“ خدا کی



نعت کا ہدیہ کیا ہے نذرِ شاہِ دو جہاں
 نور کے پھولوں کا گلستہ ہے یہ حرف و بیاں
 عشق سے تحریر ہے مدحِ محمدؐ مصطفیٰؐ
 مل گئی رحمتِ علیؑ کو بھی کیا ”رحمتِ بیکراں“



قلم چل پڑا اس کا نعتِ نبیؐ پر
 کرم ہو گیا رب کا رحمتِ علیؑ پر
 نبیؐ کے ہی صدقے سے نازل ہے کرتا
 خدا ”رحمتِ بیکراں“ ہر کسی پر



ملک غلام فرید شوکت ایڈووکیٹ

صوبائی سیرت ایوارڈ یافتہ

۹۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء

۲۴۰۔ ضلع کچہری۔ ساہیوال

مہکتے گلاب



”رحمت بیکراں“ ہوئی نازل
تجھ پہ رحمت کتاب کی صورت

چاہ سو پھیلتی گئی خوشبو
اک مہکتے گلاب کی صورت



سلاست بھی ہے اس میں، سادگی بھی
تری تصنیف کتنی پر اثر ہے

خدا کا شکر کر رحمت علی تو
کہ تو اک شاعر خیر البشر ہے



بے شبہ آپؐ ہیں خاتم الانبیاء
رحمت بیکراں آپؐ کی ذات ہے

گرویلے سے انؑ کے، قیامت کے دن
بات بن جائے تو یہ بڑی بات ہے



یہ نعتوں کی خوشبو کے ہے بھی سے
ہے نظرِ کرم انؑ کی رحمت علی پر

قمر کھینچتی ہے مٹھاس اس کی دل کو
کروں تبصرہ کیا میں میٹھی ڈلی پر



قمر حجازی

۱۰، اکتوبر ۲۰۰۳ء

مکان نمبر ۱۳، گلی نمبر ۱
ماسٹر پارک۔ اوکاڑا

آئینہ لغت



یا سرورِ خیرِ الامم ہم پر بھی ہو نظرِ کرم
سب کے نبیٰ ہیں آپ ہی اور آپ کی امت ہیں ہم

ہیں آپ ہی شاہِ شہاں، اے سبز گنبد کے مکیں
ہاں! اے شفیع المذنبین، اے صاحبِ جود و کرم

ہے واضحی چہرہ ترا زلفیں تیری کالی گھٹا
میں نام لوں جب آپ کا تو دور ہوں رنج و الم

ہاں ہاں سحرانج پر تو یہ بھی اک قصہ ہوا
 بس رہ گیا سدرہ تلک جبریل جیسا ہم قدم

رحمت کی ہے بس یہ دعا ہم پر کرم ہواے خدا
 ہاں ہاں سہارا چاہئے تیرا کہ ہیں مخلوق ہم





تیری عالی شان رسولِ عربیؐ
میں تجھ پر قربان رسولِ عربیؐ

سارے نبیوں اور رسولوں کا بھی
ہے تو ہی سلطان رسولِ عربیؐ

صدیقؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ
سب تجھ پر قربان رسولِ عربیؐ

حسنِ صورتِ حسنِ سیرت لے کر
آیا ہے قرآنِ رسولِ عربیؐ

اک میں ہی کیا سردارِ فرشتوں کا
ہے تیرا دربانِ رسولِ عربیؐ

تیرے پاک وسیلے سے لوگوں کو
ملتا ہے رحمنِ رسولِ عربیؐ

تیری مدحت لکھے رحمت تو یہ
ہے تیرا احسانِ رسولِ عربیؐ





کرم کماؤ شاہِ حرم

اپنا بناؤ شاہِ حرم

نیناں ہر دم بر سے ہیں

دید کو اکھیاں تر سے ہیں

کھ دکھاؤ شاہِ حرم

اپنا بناؤ شاہِ حرم

جس دن ہو گی دید تری

اس دن ہو گی - عید مری

جلوہ دکھاؤ شاہِ حرم

اپنا بناؤ شاہِ حرم

جس دن ہو گا حشر پیا
 لب پر ہو گا نام ترا
 ہم کو بجاؤ شاہِ حرم
 اپنا بناؤ شاہِ حرم

عاصی ہوں پر تیرا ہوں
 تیرے در کا منگتا ہوں
 ساتھ نبھاؤ شاہِ حرم
 اپنا بناؤ شاہِ حرم

حسرت ہے اک سینے میں
 پہنچوں شہرِ مدینے میں
 حسرت مٹاؤ شاہِ حرم
 اپنا بناؤ شاہِ حرم

رنج و الم نے گھیرا ہے
 پھر بھی سہارا تیرا ہے
 غم کو مٹاؤ شاہِ حرم
 اپنا بناؤ شاہِ حرم

وصل کا لمحہ جب آیا
 پاس بٹھا کے فرمایا
 ہجر مٹاؤ شاہِ حرم
 اپنا بناؤ شاہِ حرم

رنج و غم کے ستائے ہیں
 آپ کے در پر آئے ہیں
 ساتھ نبھاؤ شاہِ حرم
 اپنا بناؤ شاہِ حرم

بڑھنے لگی ہیں تیرگیاں
 کیجئے آقاؐ روشنیاں
 راہ دکھاؤ شاہِ حرمؐ
 اپنا بناؤ شاہِ حرمؐ

آپؐ سے نسبتِ رحمت کی
 دل میں تمنا، چاہت کی
 اپنا بناؤ شاہِ حرمؐ
 کرم کماؤ شاہِ حرمؐ
 کرم کماؤ شاہِ حرمؐ
 اپنا بناؤ شاہِ حرمؐ





مدنی میرا آقاؑ ہے

میرے دل میں رہتا ہے

جو جنت کو جاتا ہے

اس کے گھر کا رستہ ہے

میں نازاں ہوں قسمت پر

آقاؑ دل میں رہتا ہے

ذکر کروں کیوں یوسفؑ کا
میں نے تجھ کو دیکھا ہے

ہونٹوں سے گلہ جھرتے ہیں
آقاؐ جب بھی ہنستا ہے

اس کی الفت کے صدقے
رحمتِ نعتیں لکھتا ہے





خدا کے ہیں پیارے وہ آقاؐ ہمارے
جہاں کی ہیں رحمت وہ سب کے سہارے

وہاں جن کا کوئی وسیلہ نہ ہو گا
انہیں کے وہاں پر بنیں گے سہارے

وہ عاصی نہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے
دل و جاں سے ہوں گے جو عاشق تمہارے

ملے بھیک ہم کو تمہارے ہی در سے
اسی سے ہیں ہوتے ہمارے گزارے

یہ معراج کی شب خدا بھی پکارا
وہ آئے وہ آئے ہیں دلبر ہمارے

نہ اس کے لئے کوئی مشکل رہے گی
جو مشکل میں آقا تمہیں کو پکارے

بلالؓ و اویسؓ و زبیرؓ و عبیدہؓ
بنے جان و دل سے وہ عاشق تمہارے

نہ جنت کی پروا نہ دوزخ کا ڈر ہے
ملیں گر ہمیں بھی تمہارے نظارے

سبھی انبیاء حشر میں یہ کہیں گے
محمدؐ ہمارے محمدؐ ہمارے

وہ دانتا ہوں یا حضرتِ خواجہ چشتیؒ
 سبھی اولیاءِ ٹھہرے خادم تمہارے

گناہوں میں میں ڈوب جاؤں نہ آقاؐ
 سفینے کو میرے لگا دو کنارے

کوئی جھولی خالی نہ لوٹائی تم نے
 سبھی بھیک پاتے ہیں منگتے تمہارے

گنہگار امت کی بخشش کی خاطر
 وہ روزِ قیامت کریں گے اشارے

ملے آقاؐ ہم کو نواسوں کا صدقہ
 یہ لائے ہیں خواہش تمہارے دوارے

تمنا کرے ہے یہ رحمت بھی ہر دم
 مدینے چلو مل کے سارے کے سارے





بہشتوں کو سجایا جا رہا ہے
کوئی مہماں بلایا جا رہا ہے

محمدؐ کے لئے معراج کی شب
تکلف کا پردہ اٹھایا جا رہا ہے

خدا کا حکم یہ جبریل لائے
چلیں اقصیٰ بلایا جا رہا ہے

ملیں گے آج محبوب و محب یوں
 دو عالم کو سنایا جا رہا ہے

گنہ گاروں کی بخشش کے بہانے
 انہیں در پر بلایا جا رہا ہے

کرم آقا کریں گے تجھ پہ رحمت
 یہ کیا خوف کھایا جا رہا ہے

کبھی مایوس نہ ہونا کہ رحمت
 کرم کا ابر چھایا جا رہا ہے





میرا پیار حوالہ تم ہو
سب نبیوں سے اعلیٰ تم ہو

جس کا کوئی نہیں ہے ثانی
داناؤں سے دانا تم ہو

نازاں آپ خدا ہے جس پر
رحمت کا وہ دریا تم ہو

چہرہ ایسا نورانی ہے
نور کا گویا ہالہ تم ہو

جسم ترا گو بے سایا ہے
میرے سر پر سایا تم ہو

آپ خدا یہ فرماتا ہے
سب عالم سے ارفع تم ہو

میں تجھ پر قرباں ہو جاؤں
میرے دل کی آشا تم ہو

رحمت کا دل یہ کہتا ہے
میرے پیارے آقا تم ہو





بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ . كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ . صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہے	عمر	بھڑ	کی	جستجو
میں	آؤں	ور	پ	رو برو
میری	یہی	ہے	آرزو	آرزو
نعتیں	پڑھوں	میں	با	وضو
دیکھوں	کبھی	میں	جَمَالِهِ	جَمَالِهِ
صَلُّوا	عَلَيْهِ	وَالِهِ		وَالِهِ

میں ہوں ترے در کا گدا
تجھ پر کروں میں جاں فدا
ہے تو ہی تو بعد از خدا
میں کہہ رہا ہوں برملا
کوئی نہیں ہے مِثَالِہ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہِ

سارے جہاں کی جان ہے
تو آیۂ رحمان ہے
تیری نرالی شان ہے
نبیوں کا تو سلطان ہے
ہے جمال تو ہے جَمَالِہ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہِ

جب میرا وقتِ اخیر ہو
 آنکھوں میں عکسِ پیر ہو
 چاروں طرف تنویر ہو
 ایسی مری تقدیر ہو
 کشفِ الدجی بِجَمَالِهِ
 صَلُّوا عَلَیْهِ وَآلِهِ

میرے خدا ہے
 در پر کبھی مجھ کو
 دیکھوں میں شہرِ مصطفیٰ
 رحمت کرے دل سے دعا
 ہر دم مجھے ہے
 صَلُّوا عَلَیْهِ وَآلِهِ





کملی والے ہمارے گھر آئے
واہ مولا نے یہ دن دکھائے

دل میں حسرت مچنے لگی ہے
در پہ جائیں سبھی ، دن وہ آئے

صدقہ پیاروں کا مجھ کو عطا ہو
خالی جھولی مری بھر ہی جائے

دل میں شام و سحر ہوک اٹھے
یاد ہر دم تمھاری ستائے

میرے اللہ سے پورا کردے
بات آقاؐ کے جو دل میں آئے

خواب - میں - ان نکاح دیدار ہو گا
آرزو ہے وہ شب جلد آئے

عاصی امت کی بخشش کی خاطر
رات دن آقاؐ نے دکھ اٹھائے

آس رحمت کی پوری ہو آقاؐ
تیرے در پر مجھے موت آئے





مدینے کا سفر ہے اور میں ہوں
کہ روضہ پر نظر ہے اور میں ہوں

فلک کے چاند کو کیوں کر میں دیکھوں
مدینے کا قمر ہے اور میں ہوں

ہے ارفع اور اعلیٰ شان ان کی
وہی خیر البشر ہے اور میں ہوں

مجھے حاصل ہوئی ہے یہ سعادت
محمدؐ کا نگر ہے اور میں ہوں

فرشتے آج بھی رہ تک رہے ہیں
انہی کی رہ گزر ہے اور میں ہوں

بھلا احسان کیوں بھولوں میں انؑ کا
کہ رحمت پر نظر ہے اور میں ہوں





جا کر ان کا گھر دیکھیں گے
پیارا سا منظر دیکھیں گے

دل کی کیسی حالت ہو گی
جب ہم چشم تر دیکھیں گے

حسنِ یوسفؑ ماند پڑے گا
جب ہم وہ پیکر دیکھیں گے

قسمت ہم کو گر لے جائے
نور بھرا وہ گھر دیکھیں گے

نبیوں سے بڑھ کر شان اُن کی
ہم ان کا افسر دیکھیں گے

اللہ کے ہاں جھکنے والا
نورانی ہم سہر دیکھیں گے

عرشوں پر وہ جانے والا
اللہ کا دلبر دیکھیں گے

قسمت میں پھر یہ بھی ہو گا
روضہ کو جی سہر دیکھیں گے

لہریں رحمت کی ہیں جس میں
پیار کا وہ ساگر دیکھیں گے





مدینے کی فضا ہے اور میں ہوں
 بڑی ٹھنڈی ہوا ہے اور میں ہوں

گھٹائیں رحمتوں کی چار سؤ ہیں
 بڑی دل کش فضا ہے اور میں ہوں

تمنا پوری ہو سب کے دلوں کی
 یہی میری دعا ہے اور میں ہوں

نگاہیں خیرہ ہوتی جا رہی ہیں
وہ جلوہ دلربا ہے اور میں ہوں

سچی ہے بزم ان کے عاشقوں کی
کہ ذکر مصطفیٰ ہے اور میں ہوں

درود ان پر سلام ان پر پڑھو تم
یہی حکم خدا ہے اور میں ہوں

کبھی آئیں مرے گھر پر خدایا
یہی اک التجا ہے اور میں ہوں

ہے رحمت پر بھی رحمت ان کی ہر دم
عجب نوری فضا ہے اور میں ہوں





سر بازار بک جاتے ہیں سرمایا نہیں کرتے
 ”نبیؐ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے“

ہے ان کے نام کی خوشبو زمینوں آسمانوں میں
 گلستانِ نبیؐ کے پھول مرجھایا نہیں کرتے

مسلمانوں کی خوبی ہے کہ مشکل وقت آنے پر
 نبیؐ کے نام پر مرنے سے گھبرایا نہیں کرتے

وہ عالم میں تو بتاتا ہے انھی کے فیض کا صدقہ
کرم فرمانے والے خالی لوٹایا نہیں کرتے

یقین اور عشق سچا ہو تو دیکھا ہے یہی اکثر
وہ خود تشریف لے آئے ہیں تڑپایا نہیں کرتے

اگر موقع ملے قربان ہو نام محمدؐ پر
”یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے“

مچلتی دل میں حسرت ہے کہ کب پہنچوں گا روضے پر
ذرا تو صبر کر رحمت یوں گھبرایا نہیں کرتے





مدینے کو جانے کو جی چاہتا ہے
انھیں کچھ سنانے کو جی چاہتا ہے

جہاں آکے دیتے ہیں قدسی سلامی
وہ در دیکھ آنے کو جی چاہتا ہے

دو عالم کی خیرات ہے بنتی واں پر
جسے لوٹ لانے کو جی چاہتا ہے

جہاں بگڑی بنتی ہے سب کی ، وہیں پر
نصیب آزمانے کو جی چاہتا ہے

نہ مایوس لوٹائیں در سے کسی کو
اسی در پہ جانے کو جی چاہتا ہے

جہاں جام کوثر کا دیتا ہے ساقی
وہیں جام اٹھانے کو جی چاہتا ہے

برستی ہے رحمت جہاں ہر قدم پر
وہاں میرا جانے کو جی چاہتا ہے





سمایا ہے دل میں خیالِ محمدؐ
 خدایا دکھا دے جمالِ محمدؐ

یہ شمس و قمر کیا بھلا تاب لائیں
 جہاں نے ہے دیکھا جلالِ محمدؐ

قمر کو کیا شق تو سورج بھی پلٹا
 بیاں کس طرح ہو کمالِ محمدؐ

نہ دیکھا حسینؑ انؑ سہ کوئی کسی نے
تھے پر نور کیا خدوخال محمدؐ

کیا ایک حبشی کو ادنیٰ سے اعلیٰ
عجب شان پائی بلالؓ محمدؐ

تری مشکلیں ہو گی آسان رحمت
ترا واسطہ گر ہے آل محمدؐ





مدینے کا جب بھی نگر دیکھتے ہیں
انہیں دیکھتے ہیں جدھر دیکھتے ہیں

کبھی دل کی حسرت تو ہو جائے پوری
تمنا ہم ان سے ہی کر دیکھتے ہیں

نہ لوٹائیں خالی کسی کو بھی در سے
جو جھوٹی کو بھر دے وہ در دیکھتے ہیں

کرم ہم پہ کر دیں جو شاہِ مدینہ
تو اپنی دعا باثر دیکھتے ہیں

ہم آقا کے نورِ مجسم کے صدقے
درخشاں یہ شمس و قمر دیکھتے ہیں

چلو چل کے مانگیں وساطت سے ان کی
جو کر کے کرم کی نظر دیکھتے ہیں

نواسوں کا صدقہ ہمیں بھی عطا ہو
ہم اتنی گزارش ہی کر دیکھتے ہیں

کوئی آپ جیسا ہوا ہے نہ ہو کا
اس رات یہ شام و سحر دیکھتے ہیں





ہے میخانوں میں میخانہ تو میخانہ محمدؐ کا
 دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

زمین و آسماں روشن ہوئے نورِ محمدؐ سے
 ہر اک مسلم بنا ہے آج فرزانہ محمدؐ کا

یہاں دن رات بٹتی ہے سخاوت دین و دنیا کی
 ہمیشہ بن کھلا رہتا ہے پیمانہ محمدؐ کا

زمیں ہو جائے کاغذ کی بنیں قلمیں شجر سارے
قیامت تک لکھا جائے گا افسانہ محمدؐ کا

نہ مال و زر کی حسرت ہے نہ خواہش حور و جنت کی
تمہارے نام پر شیدا ہے مستانہ محمدؐ کا

ولی غوث و قطب پیتے ہیں بھر بھر اپنی مرضی سے
ہمیشہ جوش پر رہتا ہے میخانہ محمدؐ کا

تمہارے نام کی نسبت سے بخشا جاؤں محشر میں
ملائک بھی کہیں رحمت ہے دیوانہ محمدؐ کا



○
 جمالِ مصطفیٰ محشر میں سو سو بار دیکھیں گے
 برستی ہے جہاں پر رحمتِ غفار دیکھیں گے

جو نافرمانیاں کرتے تھے دنیا میں مرے یارو
 جہنم میں وہی جلتے ہوئے کفار دیکھیں گے

میں روزِ حشر کو بخشوں گا امت اپنے پیارے کی
 وفا ہوتا ہوا یہ وعدہ غفار دیکھیں گے

نہ شرمائو گنہ گارو نہ گھبرائو یہ کارو
تمھاری چشم تر خود سید الابرار دیکھیں گے

ہے جن کی شان نبیوں سے انوکھی بھی نرالی بھی
وہ ارفع شان والا احمد مختار دیکھیں گے

وہ جن کی عظمتوں کے ہیں بچے ڈنکے جہانوں میں
مدینہ میں وہی تو صاحب کردار دیکھیں گے

برقی ہے سدا تجھ پر بھی رحمت ان کے صدقے میں
لکھے جو ان کی مدحت میں وہی اشعار دیکھیں گے





محمدؐ نہ ہوتے جہاں بھی نہ ہوتا
زمیں بھی نہ ہوتی زماں بھی نہ ہوتا

نہ لوح و قلم اور کرسی ہی ہوتی
یہ دنیا اور اس کا نشاں بھی نہ ہوتا

نہ حوریں نہ علماں نہ چاند اور تارے
کسی شے کا نام و نشاں بھی نہ ہوتا

جو ذاتِ محمدؐ نہ ہوتی منور
تو روشن کبھی یہ جہاں بھی نہ ہوتا

ثواب و عذاب اور جنت نہ دوزخ
تو کوثر کا آب رواں بھی نہ ہوتا

جو ہوتا نہ ظاہرِ محمدؐ کا جلوہ
خدا کی قسم لامکاں بھی نہ ہوتا

اگر ان کی مدحت تو رحمت نہ لکھتا
ترا کوئی مضمون جواں بھی نہ ہوتا





لکھ رہا ہوں نعت میں بھی احمد مختار کی
خود خدا پڑھتا ہے نعتیں سید الابرار کی

سبز گنبد کے مکین کی شان و عظمت دیکھئے
کہ برستی ہیں وہاں پر بارشیں انوار کی

وے رہا ہے خود شہادت یہ کلام پاک بھی
گفتگو ساری ہے اُن کی سیرت و کردار کی

پھول مہکے کلیاں چنکیں اُن کی ارضِ پاک پر
کیف آور ہے فضا ان کے گل و گلزار کی

نام اب تو آگیا ہے نعت خوانوں میں مرا
جوش پر کیا آگئی ہیں رحمتیں غفار کی

خود خدائے پاک بھی تو نعت خواں ہے آپ کا
روزِ محشر ہوگی رحمتِ قدر بھی اشعار کی





ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے میں
رحمتوں کی گھٹا مدینے میں

دور ہوتے ہیں غم وہیں جا کر
ہے غموں کی دوا مدینے میں

کشتیاں کیسے ڈوب سکتی ہیں
ہے مرا ناخدا مدینے میں

کیا کریں گے بہار ہم لے کر
کیف کی ہے فضا مدینے میں

کیا سرو کار مال و زر سے ہو
جس کا ڈیرا اگا مدینے میں

تیری حل ہوں گی مشکلیں زحمت
پہنچی تیری صدا مدینے میں





محمدؐ کا پیارا نگر سامنے ہے
ادھر مجھ سا ادنیٰ بشر سامنے ہے

ہوا جا رہا ہے مرا دل بھی بے خود
مدینے کا یارو سفر سامنے ہے

بتاؤ میں کیوں چاند دنیا کا دیکھوں
دو عالم کا نوری قمر سامنے ہے

ہے قربان جس پر یہ ساری خدائی
وہی قلب و جان و جگر سامنے ہے

ہیں وائیل زلفیں تو خمدار ابرو
وہی چہرہ و الفجر سامنے ہے

کرم ان کا رحمت پہ رہتا ہے ہر دم
کہ اعجازِ شق القمر سامنے ہے





جو نعتوں کی محفل پیا کر رہے ہیں
 ثنائے حبیبِ خدا کر رہے ہیں

ہوا جن پہ قرآن نازل رفیقو
 ہم ان ہی کے در پر صدا کر رہے ہیں

ہم آقا کی توقیر و عظمت کی خاطر
 جگر جان اُن پر فدا کر رہے ہیں

مقدر سنور جائیں ہم عاصیوں کے
ہم ان سے یہی التجا کر رہے ہیں

کبھی تو غلاموں کو بلوائیں در پر
یہ صبح و مسا ہم دعا کر رہے ہیں

درو و سلام ان پہ پڑھتے ہیں رحمت
تو سنت خدا کی ادا کر رہے ہیں





عجب رنگ رکھتی ہے شانِ مدینہ
یہ میرا قلم اور بیانِ مدینہ

تڑپتے ہیں دل دیکھنے کو ہزاروں
ہے دل کش بڑا آستانِ مدینہ

کبھی دیکھ لوں گا میں شہرِ نبیؐ کو
کبھی تو سنوں گا اذانِ مدینہ

جہاں فرش اور عرش ملتے ہیں اکثر
وہ دیکھیں ملائک کمانِ مدینہ

خدا جن کو ہر سال توفیق بخشے
مقدر میں ان کے ہے خوانِ مدینہ

نہ گھبراؤ رحمت تو جائے گادر پر
بلائیں گے تجھ کو وہ جانِ مدینہ





نہ جنت نہ حوریں نہ زر مانگتے ہیں
خدا سے محمدؐ کا در مانگتے ہیں

الہی کرم کر دے امت پہ ان کی
دعا ہم تو سہام و سحر مانگتے ہیں

نہ دنیا کی خواہش نہ زر کی طلب ہے
مدینے میں چھوٹا سا گھر مانگتے ہیں

دو عالم پہ ان کا ہوا فیض جاری
اسی واسطے ان کا در مانگتے ہیں

جو عرش الہی کو حرکت میں لائے
دعاؤں میں ایسا اثر مانگتے ہیں

جھکا جو رہے تیری طاعت میں ہر دم
الہی ہم ایسا ہی سر مانگتے ہیں

نہ لعل و جواہر نہ دنیا کی شاہی
محمدؐ کا ہم تو، مگر مانگتے ہیں

دعا ہے یہ رحمت کی تجھ سے خدایا
محمدؐ کی چوکھٹ پہ سر مانگتے ہیں





غلاموں پہ ان کا کرم دیکھتے ہیں
 ملے ان کا نقش قدم دیکھتے ہیں

نہ جنت نہ دوزخ کی پروا ہے ان کو
 جو ہر وقت تیرا حرم دیکھتے ہیں

وہاں جان و دل کرتے ہیں ہم بچھا اور
 جہاں تیرا آقا قدم دیکھتے ہیں

وہ پروا نہیں کرتے مال اور زر کی
ترے در پہ سرجن کا خم دیکھتے ہیں

وہیں میرا کعبہ وہیں میری جنت
جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں

تو لکھ ان کی مدحت میں رحمت ہمیشہ
کہ چلتا ہے کیا قلم دیکھتے ہیں





سب سے اعلیٰ ہے تیری شان مدینے والے
کہ ہے عرشوں کا تو مہمان مدینے والے

جبریل آئے لے کر بارات فرشتوں کی
کتنا خوش ہو گا تب رحمان مدینے والے

جان و دل آپؐ پہ واریں کیوں نہ اصحابِ صفہ
واری آپؐ پہ بوڈرؔ و سلمانؔ مدینے والے

ہر ایک نبیؐ کا رتبہ ارفع و اعلیٰ ہے
لیکن نبیوں کا ہے تو خان مدینے والے

تیرے آنے سے ہوئی پہچان خدا کی پھر
جب سے تو لایا ہے قرآن مدینے والے

”اے خاصہ خاصانِ رسلؐ وقتِ دعا ہے“
امت پھر ہے آج پریشانِ مدینے والے

تو آیا تو ہوئی ہر جانب نوری بارش
ورنہ یہ دنیا تھی ویرانِ مدینے والے

دیکھیں ہیں اک بار ورو دیوارِ مدینے کے
تیرا رحمت پہ ہے احسانِ مدینے والے





ہر اک سے سوا ہے محمدؐ محمدؐ
دکھوں کی دوا ہے ، محمدؐ محمدؐ

مریضو نہ گھبراؤ درد و الم سے
شفا ہی شفا ہے محمدؐ محمدؐ

بھلا دونوں عالم میں اور کیا میں چاہوں
لبوں پر سدا ہے محمدؐ محمدؐ

نہ دولت نہ جنت نہ حوروں کی چاہت
دلوں کی صدا ہے محمدؐ محمدؐ

خدا کی رضا تو سبھی مانگتے ہیں
خدا کی رضا ہے محمدؐ محمدؐ

ہاں جس در پہ ہوتا ہے سب کا گزارہ
وہی فردِ ترا ہے محمدؐ محمدؐ

پکارے گا ہر اک نبیؐ روزِ محشر
کہ آقاؐ مرا ہے محمدؐ محمدؐ

کبھی تو سنیں گے وہ فریادِ رحمت
کہ دل کہہ رہا ہے محمدؐ محمدؐ





زباں پر محمدؐ کا نام آگیا ہے
کہ رونا مرا میرے کام آگیا ہے

میں تڑپا ہوں جس کے لئے زندگی بھر
وہی سامنے میرے بام آگیا ہے

شرابِ طہورہ کی پروا نہ مجھ کو
مرے ہاتھ میں تیرا جام آگیا ہے

تری دید کی آرزو دل میں رکھ کر
ترے پاک در پر غلام آ گیا ہے

یہ معراج کی شب نبی سب پکارنے
وہ دیکھو ہمارا امام آ گیا ہے

ہو ایوبؑ کا صبر، آدمؑ کی توبہ
ترا نام ہی سب کے کام آ گیا ہے

کروں ناز میں کیوں نہ قسمت پہ اپنی
غلاموں میں میرا بھی نام آ گیا ہے

یہ بھی آپؐ کی خاص رحمت ہے آقاؐ
کہ در پر برائے سلام آ گیا ہے





ہر اک ول میں ہے احترامِ محمدؐ
سبھی سے ہے اونچا مقامِ محمدؐ

فرشتے لگاتے ہیں آنکھوں سے اپنی
شب و روز پیارا سا نامِ محمدؐ

چلو مے کشو آج ساقی کے در پر
بڑا وجد آور ہے جامِ محمدؐ

نہ اُنؑ سا ہوا ہے کبھی اور نہ ہو گا
خدا نے بنایا مقامِ محمدؐ

بڑی مہکی مہکی ہیں صحبسیں وہاں کی
ہے پُر نور رحمت سے شامِ محمدؐ

ہے یہ شانِ انؑ کی، خجئے لامکاں تک
بتائیں تمہیں کیا مقامِ محمدؐ

ہے قربان کی عصرِ مولا علیؑ نے
وہی جانتے ہیں مقامِ محمدؐ

تجھی پر نہیں ہے سدا انؑ کی رحمت
ہے فیضِ انؑ کا بر خاص و عامِ محمدؐ





سامنے جب بھی مدینہ آگیا
میرے عصیاں کو پسینہ آگیا

ذاتِ عالی وہ کہاں اور میں کہاں
ان کے در پر اک کمینہ آگیا

ذاتِ حق تک پہنچنے کے واسطے
عشق والوں کا سفینہ آگیا

دیکھ کر روضہ، مجھے ایسا لگا
جیسے ہاتھوں میں خزینہ آگیا

ان کے در پر جب گیا مجھ سا گدا
مانگنے کا بھی قرینہ آگیا

ہوشِ رحمت کے نہ قابو میں رہے
سامنے جب بھی مدینہ آگیا





مرے دل میں ہے آرزوئے محمدؐ
 خدایا دکھا مجھ کو کوئے محمدؐ

دو عالم ہوئے ہیں معطر معطر
 بڑی مسکی مسکی ہے خوئے محمدؐ

وہیں درد و غم دور ہوتے ہیں سب کے
 چلو غم زدو اب تو سوئے محمدؐ

صحابہؓ کی عظمت ہے لکھنے کے قابل
وہ ہر وقت تھے روبروئے محمدؐ

منور ہوں دل اور آنکھیں سبھی کی
بسی دل میں ہے جستجوئے محمدؐ

نہ جنت نہ حوروں کی مجھ کو طلب ہے
بنے قبرِ رحمت بکوائے محمدؐ





نگاہوں میں جمالِ مصطفیٰ ہے
تصور میں کمالِ مصطفیٰ ہے

وہ بھر دیتے ہیں سب کی جھولیوں کو
مثالی آپ کی جو دو سخا ہے

قیامت تک نہ دنیا اس کو بھولے
جو ان کے نام پر مر کے مٹا ہے

خدا خود جس کو رکھتا ہے منور
دیا کیا آج تک وہ بھی بجا ہے

یہی ایمان ہے میرا عزیزو
محمدؐ کا نگر راحت فزا ہے

کوئی بھی آج تک خالی نہ لوٹا
وہ دیکھو جوش پر انؐ کی عطا ہے

مرا محبوب راضی ہو گیا ہے
یہی دیکھو رضائے کبریا ہے

کرم سے انؐ کے رحمت نعت لکھے
کہ وہ بھی انؐ کے کوچے کا گدا ہے





بلی رہنمائی محمدؐ کے صدقے
بنی ہے خدائی محمدؐ کے صدقے

یہ شمس و قمر کہکشاں اور تارے
یہ محفل سجائی محمدؐ کے صدقے

بنی ہے کسی کی جو بگڑی کسی سے
خدا نے بنائی محمدؐ کے صدقے

خداوندِ عالم سے اب تو ہماری
ہوئی آشنائی محمدؐ کے صدقے

سبھی مشکلیں اُنؐ کی آسان ہوں گی
جو دیں گے وہابی محمدؐ کے صدقے

کرم اُنؐ کا رحمت ہے نعتوں کی صورت
ہر اک نعت آئی محمدؐ کے صدقے





مجھے کیسی شہرت عطا ہو گئی ہے
 خدائی مرہی ہمنوا ہو گئی ہے

کرم ہے خدا کا محبت سے ان کی
 زباں میری بھی خوشنوا ہو گئی ہے

انھی کے لئے رب نے کعبے کو بدلا
 رضا ان کی رب کی رضا ہو گئی ہے

انہیں کوئی پرش کا خدشہ نہیں ہے
محمدؐ سے جن کی وفا ہو گئی ہے

نہ دنیا نہ عقبی نہ اور کوئی ہستی
وہ ہستی مرا مدعا ہو گئی ہے

تو لکھ نعت رحمت کرم ہو گا تجھ پر
یہی بات تیرا پتا ہو گئی ہے





نظر ان کا مجھ کو دیار آگیا ہے
مرے دل کو چین و قرار آگیا ہے

سبھی رنج و غم مٹ گئے ہیں ہمارے
نظر جب سے وہ غم گسار آگیا ہے

جھکا دو جھکا دو نگاہِ عقیدت
کہ دربار وہ پر وقار آگیا ہے

فرشتے بھی آتے ہیں سر کو جھکانے
 کہ محبوبؑ پروردگار آگیا ہے

مرے سارے دکھ دور ہو جائیں رحمت
 تصور میں انؑ کا دیار آگیا ہے





محبت کی پیاری ادا بن کے آئے
 دو عالم کے وہ نا خدا بن کے آئے

جو مالک حقیقی کو بھولے ہوئے تھے
 انھی کے وہی رہنما بن کے آئے

نہ دکھوں کو جن کے کوئی جانتا تھا
 انھی کے دکھوں کی دوا بن کے آئے

ازل سے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے
انھی میں وہ نورِ خدا بن کے آئے

وہ ہمدرد تھے بے کسوں، بے بسوں کے
وہی بے نوا کی نوا بن کے آئے

غریبوں قییموں کو پوچھا تھا کس نے
سبھی کے۔ وہی ہمنوا بن کے آئے

مقدر پہ اپنے تو کر نازِ رحمت
وہی تیرے مشکل کشا بن کے آئے





دیکھ کر ان کا در اور کیا چاہئے
کامراں ہے نظر اور کیا چاہئے

بھولے بھٹکے ہوئے اب نہ سمجھو ہمیں
مل گیا راہبر اور کیا چاہئے

وہ بلائیں کبھی اپنے دربار پر
جائیں با چشم تر اور کیا چاہئے

پاک روضے کی تُو چوم کر جالیاں
 کر دعا پُر اثر اور کیا چاہئے

بگڑی بنتی ہے قسمت تبھی دوستو
 جب وہ ڈالیں نظر اور کیا چاہئے

کام بگڑے سنور جائیں گے سب تیرے
 جب پڑنے گی نظر اور کیا چاہئے

تجھ سے عاصی پہ رحمت ہوئی آپ کی
 نعت لکھ عمر بھر اور کیا چاہئے





پار کشتی وہ لگانے آگئے
سوئی امت کو جگانے آگئے

جھوم جاؤ بے خودی میں میکشو
لب پہ آقاؐ کے ترانے آگئے

لے کے اپنے دل میں لاکھوں خواہشیں
پھر مقدر آزمانے آگئے

دور ہو جائیں گی سب ویرانیاں
 آج پھر موسم سہانے آگئے

جب بھی رحمت ذکر کی محفل بھی
 نعت آقاؐ کی سنانے آگئے





ہے خواہش یہی تاجدارِ مدینہ
کبھی جا کے دیکھوں بہارِ مدینہ

نہیں عرش و کرسی بھی ان کی نظر میں
نظر میں ہے جن کے دیارِ مدینہ

نظر کیسے بھٹکے گی دنیا میں اپنی
ہے آنکھوں میں اپنی غبارِ مدینہ

مجھے موت آئے تو طیبہ میں آئے
مروں تو بنوں میں غبارِ مدینہ

نگاہوں میں اب کچھ بھی چمٹا نہیں ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

کبھی تو مقدر سے جاؤں وہاں پر
کبھی تو میں دیکھوں وہاںِ مدینہ

مبارک رہیں پھول سارے تمھی کو
ہیں مری نظر میں تو خارِ مدینہ

گئے ابنِ مریم تو چوتھے فلک تک
گئے لا مکاں شہرِ یارِ مدینہ

تمنا ہے رحمت کی بس اتنی یارو
بلا لیں مجھے تاجدارِ مدینہ





میں تعریفِ شاہِ اممؑ لکھ رہا ہوں
یہ ہے ٹھیک میں کم سے کم لکھ رہا ہوں

گنہ گار امت کو بخشائیں آقاؐ
وہ رکھیں گے سب کا بھرم لکھ رہا ہوں

جہاں فیض انؑ کا ہی جاری ہے ہر دم
وہ کرتے ہیں سب پر کرم لکھ رہا ہوں

جھکاتے ہیں قدسی جہاں پر جبینیں
وہیں پر میں سر اپنا خم لکھ رہا ہوں

جہاں عرشی فرشی نہ پہنچے تھے اب تک
وہاں پہنچے ان کے قدم لکھ رہا ہوں

بھلا شان آقا کی رحمت لکھے کیا
میں کوثر سے لے کر قلم لکھ رہا ہوں





دل کشا گفتگو مدینے کی
من میں ہے جستجو مدینے کی

دل تڑپتے ہیں یاد میں اُن کی
جن میں ہے آرزو مدینے کی

مشک و عنبر کو کچھ نہ جانیں وہ
بھاتی ہے جن کو بو مدینے کی

رات دن اس لئے ہی روشن ہیں
 ہے نیا چار سو مدینے کی

بات چھیڑو کوئی نہ دنیا کی
 کیجئے گفتگو مدینے کی

تو قلم کو لپیٹ رحمت میں
 ”بات کر باوضو مدینے کی“





خدا شاہد ہے دنیا فیض پاتی ہے مدینے میں
عقیدت سے جو دنیا سر جھکاتی ہے مدینے میں

تمھاری دید کی خاطر تڑپتے ہیں جو روز و شب
تمھاری یاد آ آ کر رُللاتی ہے مدینے میں

نہیں کرتے وہ پروا حور و غلاماں اور جنت کی
سنہری جانی جن کے من کو بھاتی ہے مدینے میں

دو عالم کا تو ہوتا ہے گزارہ تیرے ہی در سے
یہ دنیا تیرے در کے ٹکڑے کھاتی ہے مدینے میں

کرم ہوتا ہے رحمت پر وہ جب بھی نعت لکھتا ہے
گھٹا اس کے کرم کی چھائی جاتی ہے مدینے میں





نہیں دنیا میں کوئی بھی ہمارا یا حبیب اللہ
تمہارا مل گیا ہم کو سہارا یا حبیب اللہ

سبھی رنج و الم دنیا کے میرے دور ہو جائیں
جو ہو گا آپ ہی کا اک اشارہ یا حبیب اللہ

سفینہ بحر عصیاں میں وہ کیسے ڈوب سکتا ہے
جسے دیں آپ ہی لے کر کنارہ یا حبیب اللہ

بھلا وہ کیا کریں گے دولتِ دنیا و عقبیٰ کو
جنہیں در آپ کا مل جائے پیارا یا حبیب اللہ

وہیں پہنچے مدد کے واسطے آقاؐ مرے پیارے
مصیبت میں کسی نے جب پکارا یا حبیب اللہ

کرو مشکل مری آساں مرے آقاؐ مرے مولا!
بنا ہے نعت خواں رحمت تمھارا یا حبیب اللہ





بڑی دل ربا ہے محمدؐ کی بستی
 بڑی پر فضا ہے محمدؐ کی بستی

یہ بستی حبیبؐ خدا نے بسائی
 بقا ہی بقا ہے محمدؐ کی بستی

فرشتے ہیں آتے برائے سلامی
 مری سجدہ گہ ہے محمدؐ کی بستی

یہ بستی ہے سارے جہاں سے نرالی
غموں کی دوا ہے محمدؐ کی بستی

میں اپنے مقدر پہ قربان جاؤں
مرا مدعا ہے محمدؐ کی بستی

ہے نورِ علیؑ نورِ نغمی وہ ساری
سراپا ضیاء ہے محمدؐ کی بستی

جسے دیکھنے کو تڑپتا ہے رحمت
وہ ارضِ صفا ہے محمدؐ کی بستی





نبیوں کا سلطان مدینے

دو عالم کی شان مدینے

میں کہتا ہوں کھل کر لوگو

رب کا مان تران مدینے

جس کا رتبہ سب سے بڑھ کر

وہ صاحب قرآن مدینے

قسمت جس کی اچھی ہو تو
بناتا ہے مہمان مدینے

کیا جانیں وہ جنت کو پھر
جو ہیں مکیں ہر آن مدینے

امت کو بخشانے والا
رہتا ہے ذی شان مدینے

رحمت ہر دم خواہش رکھے
رہتے ہیں سلطان مدینے





میں آؤں آپ کے در پر دوبارہ یا رسول اللہ
کروں گنبد کا میں آ کے نظارہ یا رسول اللہ

سنہری جالیوں کے سامنے رو رو کے کہتا ہوں
کہ مشکل ہو گیا میرا گزارا یا رسول اللہ

خدا جانے تمہارے روضہ اطہر کے سائے میں
میں کب کھولوں گا دکھوں کا پٹارا یا رسول اللہ

مرا برباد دل آباد کر دو اے مرے آقاؐ
 کہ بس جائے مری قسمت کا ”ڈھارا“ یا رسول اللہ

ترے اخلاق کے ڈنگے خدا نے خود بجائے ہیں
 یہی قرآن میں ملتا ہے اشارہ یا رسول اللہ

روایت کرتے رہتے تھے یہ اکثر حضرت جابرؓ
 تراکھ چاند سے بڑھ کر ہے پیارا یا رسول اللہ

فرشتے حشر میں تو لیں نہ آقاؐ میرے عملوں کو
 ہے تیری رحمتوں ہی کا سہارا یا رسول اللہ

کبھی تو خواب میں آ کر مجھے مکھڑا دکھا جاؤ
 جدائی آپ کی کب ہے گوارا یا رسول اللہ

اگرچہ ہو گا عالم نفسا نفسی کا قیامت میں
وہاں بھی لوں گا تیرا نام پیارا یا رسول اللہ

ہلی ہے مجھ کو عزت بھی تمہاری نعت کے صدقے
کرم رحمت پہ ہو جائے تمہارا یا رسول اللہ





درختاں درختاں حرم ہو گیا
جو پیدا وہ شاہِ اتم ہو گیا

ہو روشن نہ کیوں ذرہ ذرہ یہاں
کہ روشن وہ ماہِ اتم ہو گیا

تمہارے ہی صدقے ملی روشنی
مسلمان کا دل جامِ جم ہو گیا

بفیضِ حبیبِ خدا دوستو
 مرا دور رنج و الم ہو گیا

یوں رحمتِ پہ برسی ہے نظرِ کرم
 ثنا بار اس کا قلم ہو گیا





محمدؐ مالکِ کون و مکاں ہیں
محمدؐ رحمتِ ہر دو جہاں ہیں

انھی کے واسطے دنیا بنی ہے
وہی تو باعثِ خلقِ زماں ہیں

کوئی محبوب ہو گا تو کسی کا
وہ محبوبِ خدائے دو جہاں ہیں

خدا خود ناز کرتا ہے انھی پر
وہی مہمانِ عرش و لا مکاں ہیں

یہ اُن کے پاک روضے کی ہے عظمت
جہاں جھلکتے زمین و آسماں ہیں

بھلا کیسے لکھے اب نعتِ رحمت
سبھی الفاظ جس کے ناتواں ہیں





”پھر چلی ہے بات ہر صفِ یار کی“
گفتگو کر پھر خدا کے یار کی

پھول مہکے ہیں - مدینے کے سدا
بات ہے کیا اس گل و گلزار کی

جیسا خالق نے بنایا آپ کو
کوئی لائے مثل اس شہکار کی

باغِ جنت کو کرے گا کیا کوئی
 مل گئی چھاؤں تری دیوار کی

دیکھ لی ہے ساری دنیا گھوم کر
 رونقیں ہیں تو ترے بازار کی

وصف آقاؐ کا تو رحمت کر بیاں
 وہ جزا دے گا ترے اشعار کی



1۔ محترم اقبال صلاح الدین صاحب کے طرح مصرع پر لکھی گئی



محمد مصطفیٰ آئے حبیب کبریا آئے
مناؤ مومنو خوشیاں کہ محبوب خدا آئے

گرے بت مومنہ کے بل کعبہ میں دیکھو شان آقا کی
جناب آمنہ کے گھر امام الانبیاء آئے

لگی ہیں بارشیں ہونے جہاں میں رحمت حق کی
جہاں میں اس طرح بن کر بہار جاں فزا آئے

مٹی ہے آپ کے صدقے صحابہؓ کو یہ عظمت بھی
 زمانے بھر کے بن کے آپ ہادی رہنما آئے

ہوا ہے ہر طرف ہی آپ کے میلاد کا چرچا
 مبارک باد دینے دیکھو جد الانبیاء آئے

ہوا کونین میں اک شور برپا اور صدا آئی
 وہ دیکھو مصطفیٰ آئے وہ دیکھو مصطفیٰ آئے

سر محفل کبھی جب بھی پڑھی ہے نعت رحمت نے
 اسے بھی داد دینے کے لئے شاہ و گدا آئے





خیال ان کا مرے پیش نظر ہے
 مرا حاصل مدینے کا قمر ہے

کیوں کیا چاند تاروں کو میں لے کر
 مری خواہش تو بس اک ان کا گھر ہے

مقام اس کا ہے نبیوں میں بھی افضل
 وہ محبوباً خدا خیر البشر ہے

ترتے ہیں جسے سب دیکھنے کو
وہی ختمِ رسلؐ کا پاک ور ہے

دو عالم میں ہے بٹا ان کا صدقہ
سخی سب سے محمدؐ کا نگر ہے

ہے تیرے دل میں رحمتِ عشق ان کا
لکھیں نعتیں اسی کا یہ اثر ہے





بچنے میں کرم کے ماہپارے دیکھ آئے ہیں
 جہاں ملتے ہیں رحمت کے کنارے دیکھ آئے ہیں

برقی ہیں خدا کی رحمتیں صبح و مسا یارو
 مدینہ کی فضا میں وہ نظارے دیکھ آئے ہیں

جہاں شمس و قمر کی روشنی بھی ماند پڑتی ہے
 چمکتے ہیں جو ہر لمحے وہ تارے دیکھ آئے ہیں

یہ دنیا کھا رہی ہے بس انھی کے نام کا صدقہ
انھی کے در پہ ہوتے ہیں گزارے دیکھ آئے ہیں

فضا مہ کی ہو یا ہوں حرا کی چوٹیاں نوری
ہوئے نازل جہاں قرآن کے پارے دیکھ آئے ہیں

کبھی جائے گا در پر وجد کرتا رحمتِ عاصی
خدا کی رحمتوں کے واں اشارے دیکھ آئے ہیں





پیامِ حق بنایا ہے محمدؐ نے
نظامِ دین چلایا ہے محمدؐ نے

بنایا نور سے محبوب اپنے کو
یہ رتبہ خوب پایا ہے محمدؐ نے

مثال اس کی یہ دنیا پیش کیا کرتی
نمونہ جو دکھایا ہے محمدؐ نے

جسے سن کر تھے لرزاں قیصر و کسریٰ
وہی ڈنکا بجایا ہے محمدؐ نے

...

خدا کو مان کر واحد کرو پوجا
یہی ہم کو بتایا ہے محمدؐ نے

مقدر پر تو اپنے ناز کر رحمت
تجے اپنا بنایا ہے محمدؐ نے





مرے رہبر جناب ، مصطفیٰ ہیں

وہی خالق کے پیارے دلربا ہیں

نرالی شان اُن کی دیکھئے تو

وہی یارو امام ، الانبیاء ہیں

خدا سے مرتبہ تم اُن کا پوچھو

وہی یعنی حبیب کبریٰ ہیں

ہوا تخلیق سب کچھ اُن کی خاطر
وہی تو رونقِ ارض و سما ہیں

تم اُن کے نام کی برکت تو دیکھو
وہی مشکل کشا رُوِ بلا ہیں

انہی کا نور ہے شمس و قمر میں
خدا کے نور کی وہ ہی ضیا ہے

ملے رحمت کو خیرات اُن کے در سے
وہی تو صاحبِ جود و سخا ہیں





کرم کی اک فضا ہے اور میں ہوں
تمہارا در کھلا ہے اور میں ہوں

مرے سخن تصور میں تو ہر دم
تری دلکش ادا ہے اور میں ہوں

بڑا پر کیف ہے منظر سہانا
بڑی ٹھنڈی ہوا ہے اور میں ہوں

مری آنکھوں میں جنت کے مناظر
یہ کیسا ماجرا ہے اور میں ہوں

جو رحمت لے کے آتی ہے ہمیشہ
وہی نوری گھٹنا ہے اور میں ہوں





نبیؐ کی یاد کا دل میں اجلا ہی اجلا ہے
وہ دل عرشِ معلّے سے بھی ارفع اور اعلیٰ ہے

بنائے ہیں زمین و آسماں جس کے لئے اس نے
وہ محبوبِ خدا ہے اور کانِ کملی والا ہے

جو روشن چاند تارے آسمانوں پر نظر آئیں
یہ میرے کملی والے ہی کے چہرے کا اجلا ہے

ہماری ناؤ کیسے بحرِ عصیاں میں بھلا ڈوبے
کہ اس کشتی کا یارو ناخدا محبوبِ والا ہے

کسی کو کون دیتا ہے کھلاتا ہے پلاتا ہے
مرے آقا نے اپنے در سے لاکھوں ہی کو پالا ہے

طی ہے شان و عزت ان کی نعتوں ہی کے صدقے میں
ترا زورِ بیاں رحمت جو دنیا سے نرالا ہے





ذات ہے رحمت بیکراں آپ کی
شان کیسے کروں میں بیاں آپ کی

آپ سا ہے کوئی اور نہ ہو گا کبھی
مثل لائے کوئی نچر کہاں آپ کی

جو بھی نکلا زباں سے وہ ہو کے رہا
پڑ اثر تھی وہ شیریں زباں آپ کی

یہ جہاں ان کے ٹکڑوں پہ پلتا رہا
ساری دنیا بنی ریزہ خواں آپ کی

چاند بھی اپنے رخ کو چھپاتا رہا
کس قدر تھی جبیں صوفشاں آپ کی

رب تعالیٰ بنائے رحیم آپ کو
ذات یوں رحمت دو جہاں آپ کی

رات بھر رحمتوں کی ہوئیں ہارشیں
نعت پڑھتے رہے نعت خواں آپ کی

دین دنیا کی سب نعتیں مل گئیں
مہربانی ہے شاہ جہاں آپ کی

ہے خدا کی خدائی یہاں تک گھری
مصطفائی ہے رحمت وہاں آپ کی

ہے ضرورت یہ رحمت کو ہر دم تری
کہ نگاہ کرم ہو وہاں آپ کی

رحمتِ عالمیں راحتِ عاشقیں
ساری دنیا بنی نغمہ خواں آپ کی

گرچہ رحمت ہوں ، رحمت کی مجھ کو طلب
اک نظر چاہوں ۔ شاہِ جہاں آپ کی





غریبوں کی حاجت روا کرنے والا
فقیروں کو دولت عطا کرنے والا

وہ بھر دیتے ہیں جھولی اپنے کرم سے
پکارے ہے جب بھی صدا کرنے والا

نہ جائے گا دوزخ میں ہرگز کبھی وہ
ترا ذکر صبح و نما کرنے والا

نہ لوٹایا خالی کسی کو بھی در سے
جو آیا ہے در پر خطا کرنے والا

کبھی تو کیجئے کرم میرے آقاؐ
خطا کار ہوں میں خطا کرنے والا

مریضِ محبت کہاں جائے رحمت
بھلا کون اس کی دوا کرنے والا





خدا سے سب سے زیادہ مانگتے ہیں
 دعائیں یہ صبح و سوا مانگتے ہیں

الہی کرم کر دے امت پر ان کی
 بھلا ہم کیا اس کے سوا مانگتے ہیں

دکھا دے مدینے کا دکھن بھلا
 خدا سے یہ ہر دم دعا مانگتے ہیں

رہے ہم سے بھی راضی محبوب تیرا
ہم ایسی ہی تیری رضا مانگتے ہیں

جے خواہش ہماری مدینہ ہو مدفن
مدینے میں تھوڑی سی جا مانگتے ہیں

اگر میرے آقا دکھاتے ہیں جلوہ
سنور جائے قسمت دعا مانگتے ہیں

دل و چشم ہو جائیں جس سے منور
ہم ایسی ہی نوری فضا مانگتے ہیں

تمنا ہے رحمت کی ہر دم خدا سے
کریم کی تمہارے عطا مانگتے ہیں



○ ثناخوانِ رسول ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد۔

حاجی رحمت علی صاحب کی لکھی ہوئی نعتوں کی کتاب کے مسودے کا جزوی مطالعہ کیا۔ حاجی صاحب نے ماشاء اللہ خوب محنت سے کتاب لکھی ہے۔ گو فقیر شاعری کا زیادہ ذوق نہیں رکھتا مگر حضور کی ثناخوانی نظم میں ہو یا نثر مفید ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں دونوں طریقے پائے جاتے تھے جو آج تک الحمد للہ اہل سنت میں جاری و ساری ہیں اور یہ سنت صحابہ کرام انشاء اللہ ہم میں قیامت تک جاری رہے گی۔ رہتی دنیا تک ثناخوان رسول ﷺ پیدا ہوتے رہیں گے اور اپنے عقیدت و محبت کے موتی بکھیرتے رہیں گے میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حاجی صاحب کی یہ کاوش بارگاہِ مصطفویٰ میں قبول ہو اور اگر اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے کے ساتھ ساتھ اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

بجاء نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد عبدالتواب صدیقی

سجادہ نشین مناظر اعظم حضرت مولانا محمد عمر صدیقی اچھروی

و خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ رحمۃ اللہ علیہ

حال متقیم: عمر بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور



تقریب

الحمد لاہہ والصلوة والسلام علیٰ اہلہما اما بعد

اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ ہمارے ایمانوں کی جان حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کی مدحت و ثناء تو خالق و مالک ہی کا حقہ کر سکتا ہے جیسے کہ امام اہلسنت حضور اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اے رضا خود صاحبِ قرآن ہے مداحِ حضور ﷺ

تجھ سے کب ممکن ہے پھر بدحت رسول اللہ کی

بندے سے کہاں ممکن ہے لیکن اہل محبت اظہار عقیدت و محبت بصورت

اشعار کرتے ہیں۔ آلِ اظہار، صحابہ کرام، اولیاء عظام، علماء ذی شان نے جہاں

تک ہو سکا اپنی اپنی الفت و عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ ان عقیدت مندوں میں سے

ہمارے محترم حاجی رحمت علی رحمت سنی حنفی نقشبندی مجددی رضوی ہیں۔ انہوں نے

ایک مجموعہ نعت ”رحمت بکراں“ تحریر فرمایا ہے بعض مقام دیکھے ہیں احسن انداز اختیار

کیا گیا ہے آداب کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے، مولانا تعالیٰ جل جلالہ اور رحمتِ دو عالم ﷺ

کے ہاں قبول ہو۔

شیخ الحدیث استاذ العلماء

۱۵ اگست ۲۰۰۳ء

الحاج مشتق احمد یار خاں رضوی

۶ جمادی الآخر ۱۴۲۳ھ

صدرالمدارسین جامعہ حنفیہ اشرف المدارس، اوکاڑا



عاشقِ رسول ﷺ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوز باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ورفعنا لک ذکرک کے فرمان ذی شان کی بنا پر نعت رسولِ غربی ﷺ کا ہر زمانہ میں چرچا رہا بلکہ حدیث صحیح کے مطابق خود نعت شریف سننے کیلئے آپ سر کا بیٹھنا مسجد نبوی میں حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے منبر رکھنے کا اہتمام فرماتے اور یوں وعادیتے نعت پڑھیں اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری تائید کرے۔ صحیح مسلم باب فضائل حسان۔ پھر امام بو صیری، سعدی، جامی، غالب، بیہم، کفایت علی کافی، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا اور دیگر ثاخوان رحمہم اللہ علیہم اجمعین سب نے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا اور سرخرو ہوئے برادر محترم حاجی رحمت علی چونکہ ابتدائی سے والد محترم شیخ القرآن رحمۃ اللہ سے وابستہ رہے ہیں۔ اس لئے عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہیں۔ انہوں نے ایک مجموعہ نعت بنام حمت بکراں تحریر کیا ہے میں اپنی گونا گوں معروفیات کی بنا پر بلاستیعاب تو اسے نہیں دیکھ سکتا، ہم چیدہ چیدہ مقامات کو دیکھا۔ اللہ تعالیٰ حاق صاحب کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے اور اتنا نافع خلاق بنائے آج کے پرفتن دور میں مسلمانوں بالخصوص نوجوان طبقے میں محبت رسول ﷺ کا سبب ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کی کثرت ہے۔

اگر کوئی صاحب علم کسی شعر یا مصرعہ کو خلاف شریعت سمجھے تو بجائے طعن و تشنیع کے مولف کے علم میں لائے تاکہ آئندہ اشاعت میں تصحیح کی جاسکے۔

(صاحبزادہ) محمد فضل الرحمان ایم اے اسلامیات و فاضل درس نظامی

پرنسپل جامعہ حنیفہ دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑا

مورخہ: ۲۹ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ

۳۰ جولائی ۲۰۰۳ء

تاثر است کلیم

مجھے حاجی، رحمت علی رحمت کا نعتیہ کلام چیدہ چیدہ پڑھنے کا موقع ملا اس میں مدینہ کی زیارت کی طلب اپنے عروج پر نظر آئی، عشق رسول، حب رسول، اہل بیت سے محبت کی جھلکیاں بھی ان کے جذبات کی ترجمان ہیں کتاب ایک سنی العقیدہ مسلمان کے دینی نظریات کی آئینہ دار ہے۔

کتاب ثنائے مصطفیٰ کا بہترین مرقع ہے، حاجی رحمت علی رحمت نعت خوانی سے نعت گوئی کی طرف آئے ہیں اور اس طرح انہوں نے اپنا نام حضرت حسان بن ثابت کی صف میں شامل کرانے کی سعادت حاصل کی ہے میں امید کرتا ہوں کہ ان کا آئندہ کلام نقش اول سے خوب تر ہوگا۔

مولانا محمد سوی (ایم اے، بی ایڈ)

۱۷ اکتوبر، ۲۰۰۳ء

مصنف عکس جمال

۳۲۔ ایکس گورنمنٹ کالونی، اوکاڑا



شاعر اہلسنت

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم. اما بعد

اللہ تعالیٰ نے جب سے کائنات کو تخلیق فرمایا تو اس وقت سے لے کر آج تک اس کے پیارے محبوب ﷺ کا ذکر خیر جاری و ساری ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا کہ

خدا ہے ذاکر مرے نبیؐ کا کبھی یہ ذکر نہ ختم ہوگا
ازل سے میرے نبیؐ کی محفل جی ہوئی ہے سچی رہے گی

اور دوسرے مقام پر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ مولانا احمد رضا خاں
فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

ایسے ہی مختلف انداز میں انبیاء علیہ السلام نے حضور پاک ﷺ کا ذکر پاک
کیا اور آپ ﷺ کے آنے کی بشارتیں دیتے رہے آپ کے نام پاک کے وسیلے سے
اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگتے رہے جیسا کہ سکندر لکھنوی نے اپنے ایک شعر میں ما

کشتی نوح میں، نارِ نمرود میں، بطنِ مابہی میں، یونس کی فریاد پر آپ ﷺ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

یہ بھی ذکر کی ہی ایک صورت ہے۔ اسی طرح شاعر دربارِ رسالت حضرت حسان بن ثابتؓ آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں منبرِ رسول پر کھڑے ہو کر اکثر یہ اشعار حضور کی موجودگی میں پڑھا کرتے تھے جسے آج بھی وہی مقبولیت حاصل ہے۔

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرامن کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

حضور پاکؐ یہ اشعار سن کر بہت خوش ہوتے اور دعا دیتے کہ اللہ تعالیٰ روح

القدس کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے۔

نبی پاکؐ کے ذکر خیر کا یہ سلسلہ مختلف ادوار اور مختلف زبانوں میں جاری

وساری رہا۔ حضرت حسان بن ثابتؓ، صاحبِ قصیدہ بردہ امام بوصیریؒ، مولانا

رومیؒ، جامیؒ، سعدیؒ، امام احمد رضاؒ اور دوسرے شعرائے کرام اپنے اپنے انداز

میں ذکر سرکارؐ کرتے چلے آئے ہیں۔ ایسے ہی ہمارے ایک دوست حاجی رحمت علی

رحمت حضور پاک ﷺ کے ثنا خوانوں میں شامل ہوئے ہیں۔

2001ء بوقت نماز عصر مسجد مدینہ ماسٹر پارک اوکاڑا میں نماز کے لئے

آئے اور نماز کے بعد انہوں نے اس شعر کی صورت میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

نیناں چھم چھم برسے ہیں

دید کو اکھیاں ترسے ہیں

جلوہ دکھاؤ شاہِ حرم

اپنا بناؤ شاہِ حرم

یہ سن کر میرے جذبات قابو میں نہ رہے اور بار بار اس شعر کو ترنم کے ساتھ

تمام نمازیوں کے ساتھ مل کر پڑھنے لگا اور حضور پاک کے دیدار پر انوار کیلئے بے چین

ہو گیا۔ حاجی صاحب کو مزید اشعار لکھنے کی اپیل کی۔ انہوں نے میری اپیل پر اپنے

جذبات کا اظہار چند اشعار پر مشتمل پہلی اردو نعت تحریر فرما کر کیا۔ اس طرح حاجی

صاحب کی حوصلہ افزائی ہوئی تو انہوں نے مزید نعتیہ کلام لکھنا شروع کیا۔ جو کہ رفتہ

رفتہ ایک عظیم الشان کتابی صورت میں ”رحمت بیکراں“ کے نام سے شائع ہو چکا

ہے۔ حاجی صاحب کے کلام میں محبتِ مصطفیٰ، عشقِ رسول کے علاوہ زیارتِ حرمین

الشریفین کی تڑپ اکثر دیکھنے میں ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کلام کو بارگاہِ سرور

کو نین ﷺ میں شرف قبولیت عطا فرما کر ذریعہ نجات اور ذخیرہ آخرت بنائے نیز ان

کے والدین، اساتذہ کرام اور پیرومرشد کیلئے بلندی درجات کا سبب بنائے

آمین۔ تم آمین۔

حاجی صاحب کے کلام میں سے چند اشعار تحریر کر رہا ہوں



ذات ہے رحمت بیکراں آپ کی
شان کیسے کروں میں بیاں آپ کی
دین و دنیا کی سب نعمتیں مل گئیں
مربانی ہے شاہ جہاں آپ کی



لکھ رہا ہوں میں بھی نعت احمد مختار کی
خود خدا پڑھتا ہے نعتیں سیدالابرار کی
دے رہا ہے خود شہادت یہ کلام پاک بھی
گفتگو ساری ہے ان کی سیرت و کردار کی



زمین ہو جائے کاغذ کی بنیں قلمیں شجر سارے
قیامت تک لکھا جائے نہ افسانہ محمد کا
تمہارے نام کی بت سے بخشا جاؤں محشر میں
ملائک بھی کہیں رحمت ہے دیوانہ محمد کا





فرشتے حشر میں تو لیں نہ آقا میرے عملوں کو
 ہے تیری رحمتوں ہی کا سہارا یا رسول اللہ
 ملی ہے مجھ کو عزت بھی تمہاری نعت کے صدقے
 کرم رحمت پہ ہو جائے تمہارا یا رسول اللہ



مولانا محمد رمضان نوری

ایم۔ اے اسلامیات

امام و خطیب جامع مسجد مدینہ ماسٹر پارک اوکاڑا

بروز ہفتہ 30 اگست 2003ء یکم رجب المرجب 1424ھ



نشانِ منزل -- "رحمتِ بیکراں"

سکونِ قلب کا لطیف ترین ذریعہ ذکر خدا و مصطفیٰ ﷺ۔ الا بذکر اللہ تطمئنن

القلوب۔

اس پر شاہد و ناطق ہے ذکر، ذاکر کے بغیر ممکن نہیں مگر مذکور کا ہونا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا خود، ذاکر اور ذکر کا، ازلی وابدی ذاکر تو اللہ رب العزت کی ذات والا برکات ہے جس نے باعثِ تخلیق عالم نبی مکرم رسول اعظم ﷺ کا اولین ذکر یوں فرمایا: کنت کمنزاً مخفياً فاجبت ان اعرف فخلقت محمداً۔ میں مخفی خزانہ تھا پس مجھے محبت ہوئی کہ میرا تعارف ہو تو میں نے محمد ﷺ کو تخلیق فرمایا، گویا کہ تین چیزوں کی بنیاد رکھی گئی: محبت، معرفت اور سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ۔

بلاشبہ محبت و معرفت، محمد مصطفیٰ ﷺ ہی کی مرہونِ منت ہیں۔ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس عالم وجود میں نہ آتی تو محبت و معرفت میں کوئی لطف پیدا نہ ہوتا، بلکہ کچھ بھی نہ ہوتا اور رب العالمین کے ظہور کا پتا ہی نہ چلتا کیسے چلتا جب کچھ ہوتا ہی نہ، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنی ربوبیت کے اظہار کیلئے اپنے محبوب ﷺ کو تخلیق فرمایا:

کنت کمنزاً مخفياً کارازتابش کھل گیا

جب جہاں میں سرور دنیا و دین پیدا ہوئے

جسے ذکر کا نام دیا گیا ہے اسے اہل عشق "نعت" سے تعبیر کرتے ہیں اور

نعت نام ہے نبی اکرم رسول اعظم ﷺ کی مدح و ثنا، محامد و محاسن، کمالات جمیلہ اور

شمائل و خصائل حمیدہ کا خاص کر جو اشعار کی صورت میں موزوں ہوں۔

اس امت میں نعت کا سلسلہ حضور پر نور کی جلوہ گری سے لیکر تا قیام قیامت جاری و ساری رہے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو سراپا نعت کی زیارت سے ہمہ وقت محفوظ رہا کرتے تھے تاہم بعض اوقات رحمت للعلین ﷺ باقاعدہ ”محفل نعت“ سجاتے، روئے انور بچھاتے، حضرت حسان بن ثابتؓ سے فرماتے، یہاں آئیے اور اپنے نبی کی نعت سنائیے، سبحان اللہ، کیسا سماں ہوگا۔

ذرا تصور کیجئے ماہ رسالت، ستاروں کے جھرمٹ میں پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے اور حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالم جذب و مستی میں مزے لے لے کر یوں عرض گزار ہیں۔

ما ان مدحت محمداً بمقاتلی
 لکن مدحت مقاتلی
 اور پھر پکار اٹھتے ہیں
 واحسن منك لم تر قط عني
 واجمل منك لم تلد النساء
 خلقت مبراً من كل عيب
 کاتک قد خلقت کما اشاء

یہ سلسلہ نعت آفاق میں پھیلتا چلا گیا۔ ہزار ہا عشاق نے اظہارِ محبت میں ہزاروں نعتیں منظوم کیں اور مقبولیتِ آفاقی سے بہرہ مند ہوئے۔ جن کا تذکرہ طوالت کا متقاضی ہے۔ دیگر ممالک کو تو چھوڑیے پاکستان ہی کو بھجئے اس میں اس کثرت سے نعت گو شعراء پائے جاتے ہیں جن کے اسمائے گرامی کا اندراج ممکن نہیں انہیں اہل محبت نعت گو شعراء میں جناب حاجی رحمت علی اوکاڑوی کا نام نامی بھی آتا ہے جنہوں نے اپنی عقیدت، و محبت کی شاعری کو نعتیہ رنگ میں رنگنے کی بڑی سرشاری سے کوشش کی ہے۔ میرے پیش نظر موصوف کا نعتیہ دیوان کھلا ہے۔ جس میں محبوب اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ حاجی صاحب نے اپنی والہانہ محبت کو نعت کی صورت دی ہے۔ راقم ہر ایک نعت پر از خود تبصرہ کرنے کی بجائے قارئین کی صوابدید پر چھوڑتا ہے۔ کہ انھوں نے کتنی محبت، کتنے پیار اور کتنی عقیدت کر نعت کے موتیوں سے مرصع کرنے کی سعی جمیل فرمائی ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حاجی رحمت علی صاحب کے دیوان ”رحمت بیکراں“ کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور سرکارِ دو عالم نبی اکرم ﷺ اپنی نظرِ رحمت سے نوازتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

مولانا محمد منشاء تابلش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۴ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ ہجری



ابنہ جل شانہ کی معبود خلاق ذات کے بارے میں نشہ اور نظم میں حمد و ثنا، ثانی

شکل کے علاوہ کتب کے ابتدائی صفحات میں اشعار سے ملتی ہے۔ لیکن

ارباب علم اس بات پر بھی بخوبی آشنا ہیں کہ یہ وہ سنات محبوب خالق

کائنات حضرت محمد ﷺ کی یہ ت اور مدت جس میں شہادت و محبت

شیخینگی اور وہاں پین سے لاشی لئی ہے انہی کی ذات اقدس کا حصہ۔

ہے مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے بھی

اس کا ثواب میں خاصا حصہ لیا ہے۔ دنیا کے بعض غیر مسلم فنکاروں

نے دنیا کی کلیم ترین ذہنیوں پر مشتمل لڑے انتخاب ہی چمکا ہے ہیں

جس کے مصنف دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود اس قدر

باشعور نہ رہے کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی بجائے

حضرت محمد ﷺ کا کرسب سے پہلے بڑے ہی اہت انداز میں لیا ہے اور اپنے

دیباچوں میں واضح طور پر یہ بیان لیا ہے کہ تم نے ایسا اس بنا پر لیا کہ حضور ﷺ

کی ذات کی بالائینہ بلاشی اور بہترین یہ ت کے حوالے سے وہ دوسرے پیغمبروں پر برکت رکھتی ہے۔

مسلمان شعراء کے ہاں نعت کوئی افروہوں ہے۔ اللہ مسلمان شاعر اپنی وہ وہی اسناف کی کتاب میں ابتدا ہو ما تم نعت سے

ایا کرتے رہے ہیں۔ صرف نعت کوئی نواپانے والے شاعر بھی بلکہ ت میں چھپلی وہ ارسانی و ہانی کے دوران میں جس قدر نعت

لکھی گئی اور جس مہیا کی لاشی لئی وہ قابل حمد ستائش ہے۔

حاجی رحمت علی رحمت نعت ہی نہیں بلکہ شاعری کی دنیا میں نوار و ہیں لیکن

ان کی کتاب **رحمت بیکراں** کو پڑھ کر یہ احساس مسرہی کسی وہ وہا۔ ان کے ہاں حضور پاک ﷺ سے ہر کی محبت

انتہائی شینتگی اور وہاں پین میری اس بات کی تصدیق کریں گے۔ یہاں میں اس بات کا ذکر بانسوس سروں کا کہ انہوں نے

اپنے نام کی نسبت سے اپنے شعروں کو خوب زینت دی ہے اور کتاب کا خوبصورت نام بھی اس کی آوازی دیتا ہے۔

مہرے سخن کو حاجی رحمت علی رحمت کی آئندہ نعتیہ شاعری میں اتنے اور

خوبصورت تیور کے ساتھ ساتھ خوبی اور دلکشی بھی نظر آرہی ہے اللہ تعالیٰ میری اس بات کو خیر و برکت سے نوازے۔ آمین

اقبال صلاح الدین

۴۳۔ سیٹھی پارک، اوہارا